فرشتۂ غیبی

۶/۲/۱۹۵۶

تحفۂ قادیان

(۱) دائمی قربانی موقوف کیجائیگی۔ مگرو مچیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوّے دن ہونگے الخ (دانیال ۱۲)

(۲) تم گھبرا نہیں کسی طرح کسی کے فریب میں آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئیگا (مسیح کی آمد ثانی) جبتک پہلے گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر ہو۔ الخ (انجیل)

(۳) وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ

(۴) فتنۂ دجال (متفق علیہ احادیث رسول)

(۵) یہ عجیب امر ہے کہ ٹھیک ۱۲۹۰ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ مخاطبہ پاچکا تھا۔ (حقیقت الوحی ۱۹۹)

پبلشرز:- غلام علی شہید۔ خواجہ بک ایجنسی لاہور

تحفۂ قادیان

از قلم

سیّد تصدّق حسین بی اے فاضل

پبلشرز

غلام علی شہید یہ مالک خواجہ بک ایجنسی لاہور

بار اول

قیمت ۴ر

مرزائیت توڑ کتب

مسیح موعود
از علامہ حاری
عہ/

مہدی موعود
از علامہ حاری
۱۲/

پیامات قادیانی نبی
[illegible]
۱۲/

[illegible]
[illegible]
[illegible]/

بی قادیان
از سید حبیب
[illegible]

فرشتہ غیب
از ایم۔ ایس خالد
۱۲/

ملنے کا پتہ:- خواجہ بک ایجنسی موری دروازہ لاہور

عرض حال

مدتوں سے یہ خیال دامنگیر تھا کہ موقعہ ملے تو اپنی تحقیق کا نتیجہ دنیا کے سامنے پیش کروں اور دیکھوں کہ کہاں تک سنجیدہ، علمی طبقہ میرے ریسرچ ورک (Research work) کو دیکھ کر اپنے خیالات کا جائزہ لیتا ہے اور صراط مستقیم پر گامزن ہوجاتا ہے۔ آج کل دنیا میں ضد وہٹ دھرمی کا دوسرا نام مذہب ہے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھلانا ہی جہاد سمجھا جاتا ہے۔ میرا تعلق اس طبقہ سے ہے۔ جس کے سامنے مذاہب عالم کا اتحاد ہی مطمح نظر ہے۔ اور بھائی کو بھائی سے گلے ملانا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔ دنیا میں آج کل بہت سے مذاہب مشہور ہیں۔ جن میں ہندو بدھ عیسائی مسلمان اپنے آپ کو خاص طور پر مشنری مذاہب کا علمبردار سمجھتے ہیں۔ لیکن آج تک یہ کوشش نہ کی گئی کہ جن حضرات کو بالشوزم دھریت لامذہبیت اشتراکیت نے ممسوخ الدماغ بنادیا ہے۔ اور خدا کا تمسخر اڑانا اور قیامت وغیرہ عقائد کو اوہام باطلہ کہنا فیشن آف دی ڈے ہوچکا ہے۔ ایسے حضرات کو سنبھالا جائے۔ اور ان کے اطمینان کے لیئے صحیح لائحہ عمل تیار کیا جائے اور دنیا کو بتادیا جائے کہ ہر ایک مذہب کی کتاب میں اب بھی بہت سی باتوں میں اتفاق کی صورت موجود ہے۔ گو اسلام کے سوا بہت ہی کم ایسی روحانی لٹریچر باقی ہے جو تحریف و تاویل سے بچ گئی ہو۔ ہماری صدی بیسویں کا یہ بھی ایک غیر معمولی انقلاب کے آثار ہیں کہ مذہبی دنیا میں ایک ہیجان پیدا ہوچکا ہے اور ہر ایک مذہب زور شور سے اپنے مشنری تبلیغی کام کو ترقی دے رہا ہے۔ لیکن اسی صدی کی دو تحریکیں قابل غور ہیں ایک آریہ سماج اور دوسری قادیانی تحریک۔ اس وقت میرے سامنے قادیانی تحریک ہے۔ جس کا بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ اس وقت آریہ ہوں یا عیسائی، مسلم ہوں یا غیر مسلم تمام اس تحریک

کے ہر پہلو پر غور کر کے اس کے خلاف میدان میں موجود ہیں۔ کیونکہ ناطق خدا کا ناطق فیصلہ یہی ہے۔ اور جو کچھ کتب سابقہ میں ہر ایک مذہب کے پاس لکھا ہوا موجود ہے وہ بلا تاویل حرف بحرف آج پورا ہو رہا ہے۔ خلیفہ قادیان بھی خاموش نہیں ہے اور ادھر احرار کی تحریک کا زور شور ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ آریہ مسافر لاہور نے بھی مرزئی نمبر شائع کر کے میرے علمی تاریخ کو صحیح کر دکھایا ہے کہ ناظرین حیران ہوں گے کہ کس طرح دنیا میں روحانیت کی طاقتوں کا آخری جنگ طاغوتی طاقتوں سے ہونے والی ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ حقیقی مسیحؑ کی آمد اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور یقینی بات ہے۔ میں نے اس مختصر ٹریکیٹ میں یہ دکھایا ہے کہ قادیانی تحریک کوئی خاص مذہبی اصلاحی تحریک نہیں ہے۔ جیسا کہ اکثر بے وقوف ایم۔ اے وکلاء بوجہ مذہبی تعلیم کے فقدان کے اس کو سمجھ رہے ہیں۔ بلکہ یہ تو ناطق خدا کا ناطق فیصلہ ہے۔ جس کا وقتاً فوقتاً اعلان ہر نبی نے ہر زمانہ میں کیا اور اس تحریک کی خبر ہر الہامی صحیفہ میں موجود ہے۔ اس تحریک سے حسن ظن رکھنا خدائی وعدوں کو جھٹلانا ہے اور طاغوتی طاقتوں کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ تحریک مذاہب عالم کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ اپنی اپنی فوج کو جدید طریقہ سے مسلح کریں۔ اور قلمی علمی جہاد کے لئے میدان میں نکلیں۔ اب مذاہب عالم کا اتحاد ضروری ہو چکا ہے۔ اس تحقیق میں نیاز مند نے کافی غور و تدبر سے کام لیا ہے۔ اور بغیر کسی تعصب کے نتائج ناظرین کے سامنے رکھے گئے ہیں۔ اب زمانہ وہ نہیں رہا کہ صرف مناظرانہ کتب سے تشفی ہو سکے۔ آپ کسی باطل گروہ کے عقائد پر اعتراض کیجئے۔ وہ ضرور کوئی نہ کوئی تاویل پیش کر دینگے۔ پس ہم کو یہ دکھلانا مقصود ہے۔ کہ اگر مسیح علیہ السلام (خدانخواستہ) اس وقت بقول قادیانی دوستوں کے مر چکے ہیں یا کسی جدید امتی نبی کی ضرورت باقی ہے اور نبوت ختم نہیں ہوئی اور مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہوگا تو بھی اگر ان باتوں

کو صحیح وقتی طور پر تسلیم کریں گو کوئی عقلی نقلی دلیل قرآن مجید واحادیث رسو
میں موجود نہ ہو تب بھی مرزا غلام احمد صاحب وہ موعود ادیان کل نہیں ہو
سکتے۔ کیونکہ دنیا سے اگر ہما پرندہ غائب ہو جاوے تو بقول شاعر بوم کے
سایہ کے نیچے کون آسکتا ہے۔ کسی کا مر جانا کسی مدعی کے دعوے کی سچائی
کی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی سب انسپکٹر پولیس تبدیل ہو جائے۔ یا کوئی آفیسر
نہیں ہوگا۔ جب تک سرکاری گزٹ میں سرکاری اعلان نہ ہو یا دیگر ضروری
لوازمات نہ دیکھے جائیں۔ بلکہ ایسا مدعی حکومت وقت کے قانون سے مجرم ہوگا
یہ رسالہ اور اس کا مضمون ہرگز ہرگز عام مناظرانہ رنگ کا مضمون نہیں ہے
بلکہ غور و تدبر سے جب تحقیق کی ہے۔ تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ جس کا اعلان
ضروری ہے۔ اس کا مختصر خاکہ اخبار نور افشاں لاہور جلد ۵۹ عدد 11-12-13-17
میں قسط وار شائع ہو چکا ہے اور مہربان پادری سلطان پال صاحب سے
خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اس کے بعد جب زیادہ غور کیا تو معلومات
میں اور اضافہ ہوا اور پھر معہ اضافہ جدید یہی تحقیق اخبار زمیندار لاہور کے
قادیان نمبر ۴ مارچ ۱۹۳۳ء جلد ۲۰ نمبر ۳۸ میں شائع کی گئی۔ جس تعلیم
یافتہ نے مضمون دیکھا محنت کی داد دی۔ اب پھر اس کو آئندہ نسلوں کے
لئے محفوظ حالت میں علیحدہ رسالہ کی صورت میں پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا
ہوں کہ ناظرین اس کو اپنے قادیانی دوستوں سے تعارف کرائینگے۔ تاکہ
اُن کو بھی خدا توفیق دے کہ وہ جس غلطی کا شکار ہو گئے ہیں۔ اُس سے
نکل کر صراط مستقیم کو حاصل کریں۔ اللہ اور اس کا رسول گواہ ہے کہ میرا
مقصد صرف علمی تحقیق کا ناظرین تک پہنچانا ہے اور اس نسخہ شفا کو عام کرنا
ہے۔ کیونکہ یہ یقینی ٹیکہ صحت ہے۔ پرانے سے پرانے مایوس العلاج مریض
کو اس سے شفا ہوگی۔ بڑے بڑے متعصب (ضدی) قادیانی دوست اس تحقیق کو
دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کیونکہ تورات۔ انجیل۔ قرآن مجید اور احادیث رسول

کا متفقہ فیصلہ جس کو آج نیاز مند نے نہیں لکھا۔ بلکہ ہزاروں سال پہلے کا لکھا ہوا موجود ہے۔ ایسے فیصلہ کا مسترد کرنا کسی عاقل کا کام نہیں۔ جب کہ اس سے دہریت کی ہمیشہ سے موت ہو جاتی ہے۔ میرا ایمان حق الیقین تک پہنچ چکا ہے۔ کہ جو کچھ اس رسالہ میں لکھا گیا ہے۔ تائید ایزدی سے لکھا گیا ہے۔ اور دنیا کو اس گمراہی اور ہلاکت کے زمانہ میں روشنی دکھلائی گئی ہے۔ مجھے کسی فرقہ سے کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ اس تحریک سے کوئی خاص دشمنی ہو۔ جب کہ اس تحریک کے شکار شدہ مریض میرے مخلص دنیوی دوست بھی ہوں۔ جن کو بچانا میں اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔ کسی شخصیت کی کسی قسم کی اس سے نہ توہین مقصود ہے اور نہ ہی ذلت بلکہ محض سچائی کی خاطر سچائی کا اعلان ہے۔ اور امید ہے کہ میری معذرت قبول ہو گی۔ میرے قادیانی دوست خدا کے واسطے غور سے کام لیں اور دیکھیں کہ وہ کس تحریک سے وابستہ ہو کر آخرت کو تباہ کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کی اشاعت کے بعد کوئی انسان اس تحریک کے متعلق حسن ظن سے کام نہیں لے گا۔ والسلام ؎

خاکسار

سید تصدق حسین بی۔ اے فاضل

جلال اینڈ بلڈنگس۔ بھیرہ شاہ پور پنجاب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و اٰلہ بیت الطیبین الطاہرین و اصحابہ المکرمین

اما بعد

شامتِ اعمال ما صورتِ مرزا گرفت

فتنہ قادیانیہ تورات و انجیل اور قرآن و حدیث کی روشنی میں

ہلاکت کے فرزند کی نشانیاں اور متنبی قادیان میں انکا اجتماع

اللہ کا فضل ہے کہ میرے ہر مضمون کے جواب میں قادیانی سپر انداختہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس مضمون کے متعلق بھی اعلان عام ہے۔ کہ ایکہزار روپیہ نقد اس قادیانی مبلغ کی نذر کیا جائیگا۔ جو میرے اس مضمون کا جواب با صواب لکھے۔ اور ذمہ دار عیسائی فاضل اس جواب کو صحیح معنوں میں جواب قرار دیں یا اسلامی ادارہ کے فاضل حضرات ہی فیصلہ دے کر قادیانی کو انعام کا مستحق قرار دیں۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر

اقرار کرتا ہوں کہ نہ صرف انعام دونگا بلکہ خود بھی قادیانی ہو جاؤں گا۔ اور
اگر اس کا جواب نہ بن سکے تو اندلسی و قادیانی حضرات تائب ہوں اور
مخلوق خدا کو اس ہلاکت آفریں تحریک کا شکار کر کے اپنی عاقبت خراب
نہ کریں۔ ہر ہندو، مسلمان، پارسی، عیسائی، اچھی طرح سمجھ لے۔ کہ
قادیانی تحریک کوئی مذہبی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ یہ الحاد و مادیت کی تحریک
ہے۔ اور تمام مذاہب کے خلاف دجال کا اعلان جنگ ہے۔ آج سے
سینکڑوں سال پہلے ہر روحانی ریفارمر نے پُرزور الفاظ میں اس قادیانی
فتنہ کی پیشگوئی کی ہے۔ پس یاد رکھو کہ صبح کاذب کے بعد صبح صادق
کی آمد ضروری ہے۔ اور ماہر بصیرت انسان آیاتِ بینات کا مطالعہ کر کے
صراطِ مستقیم اختیار کر سکتا ہے۔ حضرات! عقل و بصیرت اور شرح
صدر کے ساتھ میرا یہ ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد اور اس کی جماعت
وہی گناہ کا شخص۔ ہلاکت کا فرزند۔ اور مسیح الدجال کا
گروہ ہے جس کی عہد نامہ قدیم و جدید اور قرآن مجید کے نصوص بیّنہ
میں تصریح کی گئی ہے۔ اور یہ بات ایسی ہی صاف صاف اور منصوص
ہے۔ جیسے انبیاء اولوالعزم کی نبوت۔ میں یہ بھی کہے دیتا ہوں۔ کہ
بہت غور و تحقیق کے بعد یہ حقیقت معلوم ہوئی ہے کہ خدا کے کلام سے
بہتر اس باطل کے ابطال کے لئے اور کوئی حربہ نہیں۔ یہ بات ذہن
نشین کر لو کہ ہمارے سامنے دو چیزیں موجود ہیں ایک ورک آف
گاڈ اور دوسرا ورڈ آف گاڈ صحیفۂ قدرت و صحیفۂ الہام سے ہی

قطعی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ پس اب میں تمہیں قدرت خدا کا تماشہ دکھاتا ہوں اور تم عبرت حاصل کرو کہ کس طرح دنیا نے اب تک فتنہ دجال کو بھی مذہبی تحریک سمجھ لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون "

انجیل کی پیشگوئی

پڑھو انجیل متی باب ۲۴ اور غور کرو کہ مسیح علیہ السلام اپنے شاگردوں کے درمیان موجود ہیں اور شاگرد کس سادگی سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ اے مسیح ہمیں بتائیے کہ تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہو گا؟ مسیح فرماتے ہیں کہ خبردار! کوئی تمہیں گمراہ نہ کر دے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئینگے۔ اور کہینگے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دینگے اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہو گا کیونکہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھے گی۔ اور جگہ جگہ کال پڑینگے اور بھونچال آئینگے لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہونگی۔ اس وقت لوگ تمہیں تکلیف دینے کے لئے پکڑوا دینگے۔ اور تمہیں قتل کرینگے۔ اور میرے نام کے سبب تم سے عداوت رکھینگے۔

اور اس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائینگے۔ بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے۔ اور بے دینی کے بڑھ جانے کے سبب بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا اور اس وقت خاتمہ ہوگا۔

حضرات! خود سوچو اور سمجھو کہ یہ پیشگوئی آج صحیح ثابت ہو رہی ہے یا نہیں۔ اور مثیل مسیح اور جھوٹا نبی بھی دیکھا یا نہیں اور جنگوں کی خبریں بھی سنائی دے رہی ہیں یا نہیں۔ اور جنگ یورپ بھی دنیا نے نہیں دیکھا یا نہیں اور زلزلے بھی خوفناک دیکھے گئے۔ اور جنگ چین و جاپان اب بھی شروع ہے۔ اور یورپ میں بھی خوفناک سیاسی انقلاب دکھائی دے رہا ہے۔ اور لامذہبی کی یہ حالت ہے کہ بالشوزم نے نہ صرف روس (Russia) بلکہ کل دنیا پر اثر ڈال دیا ہے۔ اور کرشن مورتی کا لکچر تو ابھی دماغوں میں موجود ہے۔ جو مجسمہ لامذہبی ہے اور دنیا کی اقتصادی پریشانیوں نے امریکہ جیسے ملک کو بھی سیاسی انقلابات کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ غرضیکہ حرفاً حرفاً متی کے الفاظ صحیح ثابت ہو رہے ہیں لیکن ابھی خاتمہ نہیں بلکہ جو آخر تک برداشت کریگا نجات اُسی کی ہے۔ اور لطف دیکھئے کہ مسیح کے نزول یعنے آمد ثانی پر ایمان رکھنے والوں کو مثیل مسیح کی امت کے ہاتھوں متی کے الفاظ میں یہ دن

بھی دیکھنا نصیب ہوا کہ تکلیفیں بھی دی گئیں اور قتل بھی ہوئے۔ دیکھو محمد حسین مباہلہ والے کی شہادت۔ مولانا ظفر علی خاں کی قید و بند کی مصیبتیں اور طلبی ضمانت و بیک چلنی کا مقدمہ۔ اور مباہلہ والوں کے ہجرت کے اسباب اور اخبار زمیندار لاہور کے فائل اٹھا کر دیکھو کہ ہندوستان کے طول و عرض میں کیا کیا فتنہ کے سامان پیدا کیئے گئے۔ اور یہ وہ حقیقتیں ہیں کہ متعصب سے متعصب قادیانی بھی ان سے انکار نہیں کر سکتا۔ لطف کی بات تو یہ ہے۔ کہ خود ہندوستان میں جو اس قادیانی مسیح کا وطن ہے۔ لامذہبی کی یہ حالت ہے کہ ۹۶ فیصدی نوجوان لامذہب ہو چکے ہیں اور باقاعدہ اخبارات و رسالہ جات کے ذریعہ الحاد کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے لیڈر بھی لامذہبی کا شکار ہو گئے۔ فتنہ نیاز (مالک و ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ) تو ابھی کل کی بات ہے اور سجاد ظہیر کے "انگارے" کے شرارے تو آج بھی فضائے ہند میں خرمن مذہب پر صاعقہ گرا رہے ہیں۔ ہیہات!! انا للہ و انا الیہ راجعون ؛

دیکھو رسالہ دی او نجیکل کرسچن جو ٹارنٹو (کینیڈا امریکہ) سے شائع ہوتا ہے جنوری ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ دنیا میں جیسی گھنگھور گھٹائیں آج دکھائی دے رہی ہیں ایسی کبھی تاریخ انسانیت میں دکھائی نہیں دیں اور بغیر کسی مبالغہ کے بقول اسقف اعظم کہا جا سکتا ہے۔ کہ طوفان نوح کے بعد آج تک ایسی ابتری دنیا میں نہیں پھیلی۔

بادشاہ ہوں یا وزیر، صدر ہوں یا خزانچی، مدبر ہوں یا ماہر اقتصادیات تمام کے تمام مستقبل کے متعلق مایوس ہیں اور دنیا کا مستقبل خطرناک نظر آرہا ہے اور اگر چندے یہی حالت رہی تو تہذیب و تمدن کا بھی خاتمہ ہے" اور اسی

رسالہ کے فروری نمبر میں صفحہ ۹۴ پر تحریک الحاد کا عالمگیر نظام کا مختصر نقشہ دیکھئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ عنوان ہے (World-wide Atheism) عالمگیر الحاد اور ہر ایک رسالہ میں لیڈنگ مضامین کے عنوانات ہی ہماری رہنمائی کے لئے کافی ہیں۔ مثلاً ایک بین الاقوامی شہرت کے مالک اہل قلم اسی رسالہ میں صفحہ ۹۸ پر جو مضمون لکھتے ہیں اسکا عنوان ہے "The Troublesome World". (Situation as seen from here) اس مضمون کا خلاصہ ہی یہی ہے کہ کوئی عقل کا اندھا بھی ان حالات سے بے خبر نہیں ہو سکتا جو آج دنیا میں رونما ہو رہے ہیں۔ اور اس خوفناک ماحول کو نظر انداز نہیں کر سکتا جس میں آج انسانیت گھری ہوئی ہے۔ اور ان حیرت انگیز واقعات کو بھی معمولی نہیں کہہ سکتا جو آج دنیا میں غیر معمولی سرعت سے ظاہر ہو رہے ہیں اور بقول سیاست دان حضرات کے ہم اس دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ("Humanity to-day is facing the uncharted seas") یعنے انسانیت کا جہاز آجکل

ایک خوفناک سمندر میں پھنس چکا ہے۔ پس ان نا قابل انکار حقائق کی موجودگی میں کیا کوئی عقل کا اندھا ہی کہہ سکتا ہے کہ موعودِ ادیان کل کا ظہور ہو چکا ہے، یا خلیفۃ الہیہ نے کم از کم کسی ایک سوال کو ہی حل کر دیا ہے۔ بلکہ دنیا تو بدستور مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور **فتنہ دجال** نے خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اس کے بعد اب نیا عہد نامہ پولس رسول کا دوسرا خط تھسلنیکیوں کے نام ب۲ ملاحظہ ہو اور قدرتِ خدا دیکھو کہ کس وضاحت سے **فتنہ قادیان** کی پیشگوئی موجود ہے اور صاف الفاظ میں تنبیہہ موجود ہے۔ کہ **دیکھو تمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ کسی طرح کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن (مسیح کی آمد ثانی) نہیں آئیگا۔ جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے۔ اپنے آپ کو بڑا ٹھیراتا ہے یہانتک کہ وہ خدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوع (مسیح) اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنے آمد کی تجلی سے نیست کرے گا اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح**

کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہو گی۔ اس واسطے کہ انہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے اُن کی نجات ہوتی۔ اسی سبب سے خدا اُن کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد سُبحان اللہ! دیکھو ناطق خدا کے ناطق فیصلے۔ اور سر تسلیم حق کے سامنے خم کر دو۔ یہ ہے صداقت روحانیت کی مُنہ بولتی تصویر۔ ایک ایک سطر کو غور سے پڑھو اور پھر فتنۂ قادیان کو بھی مدنظر رکھو۔ انشاءاللہ تعالےٰ پکار اٹھو گے کہ دنیا میں ہزار مفلوج الدماغ مغرب زدہ ملحد حضرات پروپیگنڈہ کریں لیکن ان کی زبانیں گنگ ہیں اور ہاتھ میں رعشہ ہے جب قدرت کے عجائبات اپنے پورے زور سے ظاہر ہو رہے ہوں۔ اہل کتاب کی سچائی کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہے۔ اور یہ آیات ربانی عیسائی مسلم حضرات کو دعوت دے رہی ہیں کہ اب وقت ہے کہ کفر کے مقابلہ پر متحد ہو جاؤ اور اپنے سابقہ اوہام باطلہ سے بیزار ہو کر حقیقت کے آگے ہتھیار ڈال دو۔ اور خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ نیاز مند کو بھی اس تحریر کی ضرورت اس لئے محسوس ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی بدبختی سے علمائے سو نے بوجہ اپنی جہالت کے اور مشنری عیسائی حضرا

نے بوجہ تعصب وہٹ دھرمی کے ان آیات کو وہ وہ معنی پہنائے کہ جن کا نتیجہ سوائے بغض و عناد کے کچھ نہ نکلا۔ اور لکھے پڑھے فاضل عیسائی حضرات (خاکم بدہن) اس آیت کی تفسیر کرتے وقت رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین کی شان میں وہ گستاخی کرتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ پس اب جب کہ صحیح مصداق اس آیت کا معلوم ہوگیا ہے۔ تو فاضل سلطان پال کی طرح دور اندیش بنو اور منہ پھٹ عیسائی مشنریوں کی تقلید میں ہٹ کتا۔ کو ایک دوسرے کے ساتھ برسر جنگ کر کے ہلاکت کے فرزند کو موقعہ نہ دو کہ اپنی ہلاکت آفرینی میں ترقی کر سکے۔ اور میرے مسلمان بھائی بھی اب سمجھ لیں کہ عہد نامہ جدید ہو یا قرآن مجید اگر ان الہامی کتب کا مطالعہ بلا تعصب کیا جائے تو وہ دن نزدیک ہے جب تمام اہل کتاب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکیں اور یہ اتحاد دنیا کی موجودہ حالت کو سنبھالنے کے لئے امرت کا کام دے سکتا ہے۔ آج مجھے عہد نامہ قدیم کی کتاب یسعیاہ (حصہ ۲) باب ۱۔ ۲۱۔ ۲۴ کی آیات یاد آتی ہیں۔ کہ مشرکین پر اتمام حجت کے لئے یہی زبردست کسوٹی ہے کہ اگر ان کے بت سچے ہیں اور ان کی کتب میں الہامی ہونے کی صلاحیت موجود ہے تو وہ بت یا ان کی کتب کوئی ایسی پیشگوئی کریں کہ جس کی صداقت پر تاریخی حقائق بھی روشنی ڈال سکیں۔ اور یہی معیار حق و باطل کے فرق کے لئے کافی ہے۔ اور آج ہندو ہوں۔ یا بدھ، سکھ ہوں یا پارسی تمام کو کھلے بندوں اہل کتاب کا چیلنج موجود ہے۔ کہ اپنے بڑے

سے بڑے بت خواہ کالی مندر کلکتہ کا ہو یا ہردوار کا یا بنارس کا۔ اور اپنے ویدوں اور سکھ حضرات اپنے گرنتھ یا اپنے کسی گرو اور پارسی حضرات اپنی کتاب مقدس یا زرتشت وغیرہ سے کوئی صاحب ایسی پیشگوئی بتائیں جو تاریخی حقائق کی روشنی میں ملاحظہ کی جا سکے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ لاکھوں روپے خرچ کر کے کرشن مورتی بناؤ اور نتیجہ یہ نکلے کہ خود ذمہ دار ہندو کہہ دیں کہ (He is a blank man) یعنے کوئی پیغام دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہالی ووڈ کا فلم سٹار ہی بن سکتا ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ دیانند جیسا آدمی ستیارتھ پرکاش جیسی رسوائے عالم کتاب لکھ دے۔ اور مذاہب عالم پر تبصرہ کر کے اپنی پھیکی تحریر لچر دلائل اور غلط (Reference) سے اپنے آپ کو مہذب طبقہ کے نزدیک رسوا کر دے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ سیاسی رنگ میں پراپیگنڈا کے زور سے گاندھی جیسا آدمی بھی ہندوستان کا لیڈر بنا دیا جائے۔ اور آخر روحانی کمزوری اس طرح ظاہر ہو کہ ہر قدم پر ٹھوکر کھائے۔ اور وطن کو ہمیشہ کے لئے اقتصادی تباہی کی غار میں دھکیل کر حکومت وقت کے آگے ہتھیار ڈال دے اور بنیا کا بنیا ہی رہ جائے۔ لیکن حضرات یہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہو گا کہ کوئی بھی مشرک روحانی نشان دکھا سکے اور ایسی واضح پیشگوئی کر سکے جس کے سامنے دنیا سر تسلیم خم کر دے۔ سرمایہ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ دنیا کا اجماع وقتی ہنگامے تماشے

دکھا سکتا ہے۔ **شہاب ثاقب** کی طرح وقتی کھیل ہو سکتی ہے لیکن روحانی نشان پیدا نہیں ہو سکتی۔ سنیہار تھ پرکاش بھی موجود ہے گیتا (ہ کمنتو) بھی موجود ہے۔ وید بھی موجود ہیں۔ تلاش حق نامی کتاب مصنفہ گاندھی بھی موجود ہے۔ لیکن ایک تو کوئی ایسی پیشگوئی دکھائیے تاکہ دنیا اس پر غور کرے۔ انجام دیکھے آئندہ کا حال سنے اور جان لے کہ فی الواقع روحانی طاقت موجود ہے۔ یاد رکھو یہ فضیلت **صرف اہل کتاب کے لئے مخصوص ہے**۔ اور اب اسی پیشگوئی عہد نامہ جدید والی کو ایک دفعہ پھر غور سے پڑھو اور سمجھو کہ وہ **ہلاکت کا فرزند** اور **گناہ کا شخص** سوائے مرزا غلام احمد قادیانی اور کون ہے یا ہو سکتا ہے۔ خدارا تعصب کو ترک کردو۔ کیا ہر ایک سے اپنے آپ کو بلند ظاہر نہیں کیا؟ یہ کس کی آواز ہے۔ کہ عیسے کجا است تا بنہد پا بہ منبرم! یہ کس کی لن ترانی ہے۔ کہ "بہت سے تخت اترے مگر اے مرزا تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا"؟ یہ کس کی غیر معمولی بے حیائی ہے۔ کہ خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین کو بھی نظر انداز کر کے چلا رہا ہے۔ کہ **میرا قدم اس مقام پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہیں**؟ (دیکھو حقیقۃ الوحی خطبہ الہامیہ تتمہ حقیقۃ الوحی وغیرہ مرزائی کتب) اور دعوئے خدائی کے لئے آئینہ کمالات ہی دیکھ لو۔ اور اربعین اور انجام آتھم اور کتاب البریہ بھی بغور پڑھو۔ اور غور کرو کہ جھوٹی قدرت النشان اور عجیب و غریب کام اور

کس خطۂ زمین میں کس شخصیت نے شیطانی تاثیر سے دکھائے ہیں۔ کہ لکھے پڑھے انسان بھی دھوکہ کا شکار ہو گئے ہیں؟ خطہ زمین میں کس شخص نے کس کی موت کی پیشگوئی کی ہے اور ساتھ ہی وہ شخص جب مخفی طریقوں سے راستہ سے صاف ہو گیا ہے تو لگے ہاتھوں فرشتوں وغیرہ کی تاویلیں شروع کر کے قاتل کے نہ گرفتار ہونے کی وجہ سے ہزاروں کو گمراہ کر دیا ہے؟ دیکھو لیکھ رام کا واقعہ کبھی کسی کے ہاں لڑکے پیدا ہونے کی پیشگوئی ہے۔ تو لڑکی پیدا ہو رہی ہے۔ اور تاویلی رنگ میں دنیا کو اُلو بنایا جا رہا ہے۔ کبھی محمدی بیگم کی رسوائے عالم پیشگوئی ہے اور کبھی مخالفین کو مباہلہ وغیرہ کا چیلنج ہے۔ یا ان کی ہلاکت کے متعلق اشتہار بازی ہے دیکھو مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ محمد حسین بٹالوی وغیرہ کے خلاف قادیانی مغل کے اعلانات کبھی کسی کی بیماری کے لئے دعاؤں کا زور شور ہے تو کبھی بہشتی مقبرے کا ڈھونگ ہے۔ غرضیکہ ایک ہی وقت میں ایک ہی شخص عجیب و غریب تماشے دکھا رہا ہے اور دنیا نے آنکھوں کے سامنے ایک مختاری فیل (۱۵ عشے) کے محرر مغل کو مہدی۔ مسیح۔ محمدؐ۔ کرشن۔ کرشن اوتار۔ خدا کا باپ۔ خدا کا بیٹا۔ خدا کی جورو۔ عورت۔ مرد۔ بنتے دیکھا ہے۔ اور ساتھ ہی اصحاب امہات المومنین۔ منارۃ المسیح۔ اہل بیت۔ فرشتے (ٹیچی) وغیرہ کے وہ وہ کھیل دیکھے ہیں کہ آج تک تاریخ عالم میں ایسا تماشہ نہیں ہوا۔ اور میرا کھلا ہوا چیلنج ہے ہر احمدی لاہوری و قادیانی کو بلکہ خواجہ حسن نظامی وامثالھم کو

کہ اگر کوئی اور تفسیر ان آیات کی ممکن ہے تو بتائیے ورنہ (خاکم بدہن) گندہ دہن عیسائی مشنریوں کی تفسیر پر ایمان لائیے اور قادیانی حضرات کے ساتھ حسن ظن رکھنے کا انعام حاصل کیجئے ۔ یہ تو قدرت کا زبردست ثبوت ہے کہ ہر ایک نبی اور امام برحق نے اس فتنۂ قادیانی کے متعلق صاف صاف الفاظ میں خطرہ کا الارم دیا ہے اور ہماری حیرانگی کی حد نہیں رہتی۔ جب ہم خاتم النبیین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ کے دہن اقدس سے بھی یہی الفاظ سنتے ہیں کہ دنیا کے آخر میں ایک خوفناک فتنہ کا قیامت بننا ضروری ہے اور اس کے بعد حقیقی مسیح ابن مریم اور امام مہدی آخر الزمان کا زمانہ ہے ۔ حضرات! فتنہ دجال تو مشہور بات ہے ۔ ہر مسلمان اس کو جانتا ہے گو حقیقت سے ناواقف ہے اور علمائے سوء نے بوجہ جہالت اور حقیقی علماء نے بوجہ نہ موجود ہونے ایسے واقعات کے جن سے صحیح تفسیر ہو سکے بہت سی تاویلیں پیش کی ہیں ۔ لیکن آج قدرت نے دنیا پر اتمام حجت کرنے کے لئے کشف عطا کر دیا ہے ۔ اور اپنی نشانیوں کو کچھ اس طریقہ سے ظاہر کیا ہے کہ بڑا سے بڑا نا ستک (دہریہ) انسان کے لئے بھی کسی قسم کا عذر باقی نہیں رہا ۔ اب ذرا مسٹر غلام احمد صاحب قادیانی کی تفسیر سنئیے اور دیکھئے کہ مجرم کس طرح اپنے آپ کو خدائی پولیس کے حوالہ کرتا ہے ۔ مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ "دجال سے مراد دجال اور اس کا گروہ ہے جو مرکز اسلام کے گرد اس طرح طواف کریگا ۔ جیسا چور گھر کے گرد چکر لگاتا ہے" (حقیقۃ الوحی) اب خود ہی سوچو کہ سوائے قادیانیوں

کے اور کون گروہ ہے۔ جو صبح شام مسلمانوں کو موت کا پیغام سنا رہا ہے۔ اور کھلے بندوں کہہ رہا ہے کہ سنی ہوں یا شیعہ، اہلحدیث ہوں یا اہلقرآن، صوفی ہوں یا غیر صوفی، مقلد ہوں یا معتزلہ اگر مرزا غلام احمد کے اعلانات پر ایمان نہیں لائینگے۔ گو کیسا ہی حسن ظن رکھینگے۔ تو ہزار دفعہ کلمہ پڑھیں ہزار دفعہ محمدؐ مصطفےٰ کی نبوت پر ایمان ہو ہزار دفعہ اہل قبلہ کہلائیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ قادیانی شریعت میں محمدؐ مصطفےٰ پر ایمان لانا (خاکم بدہن) کچھ کام نہیں آسکتا جب تک قادیانی مغل پر ایمان نہ لائیے۔ اب دائرہ خاتم النبیین کے باہر بھی ایک دائرہ ہے جس کو دائرہ غلمدیہ کہتے ہیں اور حساب جیومیٹری کے طریقہ سے چونکہ باہر کا دائرہ ہمیشہ بڑا ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک چھوٹے دائرہ (محمدی) سے باہر نکل کر دائرہ غلمدیہ میں پناہ نہ لو۔ تو اس وقت تک بیچی فرشتہ کے متنبی کی شریعت میں نجات نہیں ہے نہیں ہے بلکہ دائرہ محمدی کے معصوم بچہ کا جنازہ بھی حرام ہے گو محمدؐ مصطفےٰ ہزار بار ارشاد فرمائیں... کہ ہر **مولود مُسلم** ہے مسلم ہوگا تو مسلمانوں کے نزدیک جن کے لئے یہ حدیث رسولؐ وحی غیر متلو کا درجہ رکھتی ہے لیکن قادیانی مغل کے نزدیک یہ مولود بھی اس وقت مسلم نہیں جب تک کسی قادیانی کے گھر کا نہ ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؂

ہیہات! ہیہات!! فلک کج رفتار! مسلمانوں کو یہ روز بد بھی دیکھنا پڑا کہ ان کے روبرو ہے جس مجہول الحال نے دنیوی پوزیشن حاصل کی اسی نے ان مسلمانوں کو یہود و گبرو مشرکین کے برابر سمجھ لیا۔ ہندو ہوں یا

یا عیسائی یہ تو محفوظ ہیں بلکہ ان کی ترقی پہلے سے بھی زیادہ ہے اور شدھی و سنگھٹن نے اگر ہندوؤں کو مضبوط کر دیا ہے۔ تو تنظیم و سیاسی حالات نے عیسائیوں کو غیر معمولی طاقت کا مالک کر دیا ہے۔ لیکن ہر طرف سے مار ہے تو مسلمانوں پر کیونکہ ہلاکت کے فرزند کی پرورش خود ان کے ہاتھوں نے کی ہے۔ پس مرکز اسلام تک اگر نہیں پہنچ سکا تو یہ بھی قدرت کو منظور نہیں تھا ورنہ مسلمانوں میں تو یہ بھی طاقت نہیں تھی کہ اس فتنہ کو حجاز میں شر افشانی سے روک سکتے اور یہی وجہ ہے کہ آج کل ابن سعود جیسا انسان حجاز کے سفید و سیاہ کا مالک ہے۔ جو قادیانیوں کے لئے وہی مثال ہے جیسے ظفر علی خاں کو قادیان کے سفید و سیاہ کا مالک بنا دیا جائے۔ اور نتیجہ معلوم۔ کیا ہی مخبر صادق نے صحیح فرمایا تھا۔ کہ حرم محترم کی خاک پاک اس قادیانی نجاست سے محفوظ رہے گی لہ مخبر صادق نے یہاں تک فرمایا ہے کہ مابین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجل لہ آدم سے لے کر قیامت تک کوئی فتنہ فتنۂ دجالی سے بڑھ کر نہیں ہے کیونکہ اس کی تلبیس و بطالت پر ہر شخص کما حقہٗ اطلاع نہیں پا سکے گا۔ اس کی وجہ یہ ہو گی کہ اس کا ظاہر کمال صلاحیت اور اعلیٰ درجہ کی صداقت پر مبنی ہو گا جس کی وجہ سے ۷۰ ہزار کے قریب مسلمان شکار ہوں گے۔ اب ذرا اپنے دلوں سے پوچھو کہ اس فتنہ قادیان سے زیادہ خوفناک فتنہ کوئی اور ہے۔ اور باب زمانہ اخبارات اردو و انگریزی کا مطالعہ کرنے والے حضرات خود ہی اندازہ لگائیں

کہ ہندو ہوں یا عیسائی، مسلمان ہوں یا سکھ، تمام اس فتنہ کے متعلق گویا فتوے لگا رہے ہیں۔ ہر ایک نالاں ہے اور ہر بیزار ہے۔ حتیٰ کہ پیسہ اخبار لاہور جیسا خاموش پالیسی کا اخبار بھی ناظرین کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے میدانِ عمل میں موجود ہے۔ مباہلہ ہو یا زمیندار الواعظ ہو یا اثنا عشری، آریہ گزٹ ہو یا آریہ مسافر، نورافشاں ہو یا قاصد، الجمعیتہ ہو یا مدینہ، درنجف ہو یا سرفراز، اہلحدیث ہو یا اہل سنت والجماعت، رسالہ ہو یا اخبار غرضیکہ کسی جماعت و فرقہ کا کوئی ذمہ وار اخبار اس فتنہ سے حسن ظن رکھنے کی تبلیغ نہیں کر سکتا۔ بشرطیکہ ضمیر کیش نہ ہو۔ یا اغراض کا بندہ نہ ہو یا سیاسی شاطر نہ ہو۔ یا ابن الوقت نہ ہو۔ ہر انسان جو انسان ہے اس فتنہ کے خلاف جہاد کرنا اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔ اور کیوں نہ سمجھے؟ جب کہ مخبر صادق نے یہاں تک فرمایا ہو۔ کہ اس دجال کی نشانی یہ ہو گی کہ "**دونوں پلکوں کے درمیان حروف کفر مرقوم ہونگے اور ہر خواندہ ناخواندہ پہچان لے گا۔**" اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ک۔ **ف**۔ ر کے حروف موجود ہوتے۔ اور ایسا قادیانی علم کلام بھی اجازت نہیں دیتا۔ پس خاکسار کی تفسیر انشاء اللہ اسپلنگ ہوگی۔ ہر ایک کو معلوم ہے کہ قادیانیوں کے چہرے پر مردنی چھائی رہتی ہے۔ اور پنجاب میں یہ ضرب المثل ہے کہ قادیانی کبھی سرخ رو (سرخرو) نہیں ہو سکتا۔" اگر ایک لاکھ انسانوں میں ایک قادیانی موجود ہو تو اپنے چہرے کی بے رونقی سے

پہچانا جائے گا۔ اگر کسی کو میرے کلام میں شک ہو تو اپنے شہر کے قادیانی دوستوں کے چہرے اس تفسیر کی روشنی میں دیکھے اور ممکن ہے کہ اگر توبہ کرے تو بطفیل محمدؐ و آلِ محمدؐ چہرہ کی رونق بحال ہو جائے۔ ورنہ قیامت کو بھی ایسا ہی روسیاہ نظر آئینگے کیونکہ نص قرآن مجید ہے۔ کہ "مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائینگے" ہمارے شہر میں ہر ہندو عیسائی مسلمان اس نکتہ سے واقف ہے۔ اور راقم خاکسار نے جس قادیانی سے اُس کے چہرے کی بے رونقی دریافت کی ہے تو کوئی معقول جواب نہیں ملا۔ ہر قادیانی کا چہرہ تپ دق سل کے مریض جیسا ہونا امر واقعہ ہے۔ اور خاکسار کا ایک قادیانی ہم وطن (شہری) حال ہی میں راہی ملک عدم ہوا ہے جس کے اوصاف اور چہرہ کی بے رونقی کیا بلکہ جسمانی حالت اس قابل نہیں کہ قلم لکھ سکے اور جس کے چہرے کا تصور کر کے دوسرے قادیانیوں کی حالت دیکھتے ہوئے انسان پر رُعب قدرت طاری ہو جاتا ہے کہ جب اس دنیا میں خداوند تبارک و تعالیٰ ایسی خوفناک سزا دے سکتا ہے۔ تو حیات بعد الممات کا کیا کہنا۔ اور اس حدیث کے ساتھ ہی حقیقۃ الوحی میں جو فوٹو مسٹر غلام احمد صاحب کا موجود ہے اس کو بھی بغور دیکھنا اور خاص کر دونوں آنکھوں کا فرق ملاحظہ کرنا۔ انشاء اللہ بہت کچھ سبق حاصل ہو گا۔

حدیث میں ہے کہ دجال کے ساتھ بہشت و دوزخ بھی ہو گا۔ لیکن

دجّال کا پانی آگ ہوگا اور اس کی آگ پانی "۔ اب عقل کا کون اندھا ہے جو نہیں دیکھ سکتا کہ سوائے قادیانی مسیح کے کسی نے بھی بہشتی مقبرہ کا انتظام نہیں کیا۔ اور قادیانی بہشت انشورنش کمپنی کا سرمایہ کسی صورت میں بھارت انشورنش کمپنی سے کم نہیں ہوگا۔ اور یاد رکھو کہ جن کو قادیانی دوزخی کہتے ہیں وہی بہشتی ہیں کیونکہ اس کی آگ پانی ہے۔ اور پانی آگ۔

حدیث میں ہے کہ "اس فتنہ کا خاتمہ مسیح کے ہاتھوں ہوگا"۔ پس جب حکومت وقت کانگریس جیسے فتنہ کو دبا سکتی ہے اور بالشوزم کا صفایا کر سکتی ہے اور یہ طاقت مسیح ناصری کے ادنیٰ غلاموں کی ہے تو اس فتنہ کا جو حشر مسیح کے ہاتھوں ہوگا اس کا تصور بھی ممکن نہیں۔ اگر یہ مہلت ہے تو اس میں بھی راز قدرت ہے کہ پاک ناپاک سے جدا ہو جاوے۔ پس اب وقت ہے کہ تمام اہل کتاب ان حقائق کو دیکھ کر اپنے اپنے عبادت گاہوں میں بخشوع و خضوع دعا کریں کہ جلد حقیقی مسیح کا نزول ہو اور ظہور امام آخر الزمانؑ ہو کہ دنیا اس فتنہ سے نجات پائے۔ اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد۔

چونکہ اس مضمون کے اشاعت کے وقت ایک دوست کی طرف سے پیغام صلح کے چند پرچے بھی خاص طور پر بھیجے گئے ہیں جن میں مسلسل دجال دابۃ الارض یا جوج ماجوج وغیرہ پر محمد علی صاحب اندلسی (لاہوری) نے زور قلم دکھا کر مسٹر غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں پروپگنڈا

کیا ہے۔ اس لئے مختصراً اس پر بھی تبصرہ کیا جاتا ہے تاکہ یہ مضمون ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے۔ محمد علی کے لئے م اور خاکسار کے لئے ن (نصیری) استعمال ہوگا۔ اس مضمون پیغام صلح کے متعلق ایک چٹھی بھی م ع کے اپنے دستخطوں سے بطور انٹروڈکشن موجود ہے جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ مضمون جو خاکسار نے لکھا ہے کسقدر اہمیت رکھتا ہے۔ جب کہ لکھے پڑھے انسانوں کو خوفناک مغالطہ کا شکار کیا جا رہا ہے۔ اور نہایت ہی چالاکی سے مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی اور مولوی عبداللہ شاہ صاحب قادری کی تحقیقات مندرجہ سچ لکھنؤ کو بھی اپنے سلسلہ کی تائید میں تصور کر لیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے احادیث دجال و یاجوج ماجوج کے متعلق ندائے حق دی ہے۔ اور عبدالماجد وغیرہ صاحبان نے جو کچھ لکھا ہے۔ گویا اس کی صدائے بازگشت ہے۔ اور احادیث کے غلط تاویلیں پیش کر کے مسلمانوں کو اپیل کی ہے کہ وہ تمام زور صرف عیسائیت کے مقابلہ پر لگا دیں۔ اور ان کی تفسیر کو ہی صحیح سمجھ لیں۔ کیونکہ ماشاءاللہ یہ ایک عجیب و غریب تحقیق کا نتیجہ ہے۔ لیکن اب خاکسار نے دکھا دیا ہے کہ خواہ عبدالماجد ہوں یا محمد علی یا خود مسٹر غلام احمد صاحب سب نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں وہ قوت پیدا نہیں ہو سکی جو مقابلہ دجال کے لئے ضروری تھی۔ کیونکہ تشخیص غلط اور نسخہ غلط۔ جس طرح آنکھ ہر

ایک چیز کو دیکھتی ہے۔ لیکن اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح قادیانی حضرات نے دوسروں کے متعلق تو فوراً فتوے لگا دیا۔ لیکن اپنی حقیقت سے بے خبر رہے اور یہ نہ معلوم ہوا کہ قدرت ان کی قلم سے خود ان کے خط و خال کا نقشہ تیار کر رہی ہے اور یہی مضمون مندرجہ پیغام صلح و سچ ان کے لئے صاعقہ آسمانی ثابت ہو گا۔ پس ناظرین ایک دفعہ پیغام صلح جلد ۱۹ صلح سے سلسلہ مضامین ملاحظہ کریں اور پھر خاکسار کی تحقیق کو بھی مد نظر رکھیں۔ اب مختصر تبصرہ کرتا ہوں ؛

م - دجال کا مذہب :- دجال کون ہو گا ؟ بعض احادیث میں ذکر آتا ہے کہ یہودی اس کا ساتھ دیں گے۔ یہودیوں کا اس کا ساتھ مل جانے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بھی یہودی ہے۔ یوں امت محمدیہ میں سے بھی کچھ لوگوں کا اس کے ساتھ مل جانے اور اس کے دھوکے میں آجانے کا ذکر ہے ؛

ن - کہنے کو تو محمد علی صاحب نے سب کچھ کہہ دیا۔ لیکن نتیجہ نکالنے میں خوب ٹھوکر کھائی۔ کیونکہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنا دینا کار وارد ہے خواہ کتنا ہی فاضل وکیل کیوں نہ ہو۔ یہ کوئی دیوانی فوجداری مقدمہ نہیں ہے یہ تو مذہب ہے۔ مولانا صاحب ! یہودی سے مراد یہ ہے کہ یہودی صفت لوگ ساتھ دینگے جو یقیناً قادیانی ہیں کیونکہ کون نہیں جانتا کہ یہودیوں کی طرح صرف الفاظ کے پابند یہی لوگ ہیں۔ ظاہری احکام پر ایمان لائینگے اور اندرونی اصلاح کا نام نہ ہو گا۔ ظاہری نماز

روزہ موجود ہے لیکن اندر گندگی بھری ہوئی ہے۔ جیسا کہ خود حال ہی میں
پیغام صلح میں آپ نے خلیفہ قادیان کی زبانی امتِ قادیان کے
نام ساریٹیفکیٹ درج کیا ہے کہ نام کو اخلاق نہیں نام کو تقویٰ نہیں۔
اور یہودیوں کی طرح ریش تو خوب دراز ہوگی لیکن اندر سیاہ ہوگا۔ اور
موقعہ بے موقعہ نماز کا تذکرہ ہوگا اور یہودیوں کی طرح شارع عام پر نمازیں
ادا کی جائینگی لیکن روح نماز ندارد۔ روزہ صرف فاقہ کشی لیکن روح صوم
ندارد۔ اور دوسری صفت یہودیوں کی یہ ہے کہ وہ تحریف کے مجرم ہیں
یعنے خواہ الہامی کتب ہوں خواہ انسانی تحریف کرنا ان کی فطرت میں داخل
ہے۔ اور قرآن مجید نے بھی ان کے لئیے یہی خاص نشان رکھا ہے۔ کہ
کلمات اللہ کو تحریف کرنا یہودی صفت ہے۔ اور اب خدارا خود ہی فیصلہ
کرو۔ کہ قادیانیوں سے زیادہ تحریف کرنے والا کون گروہ دنیا میں موجود ہے
اگر عیسائی کتب کا حوالہ ہوگا تو تحریف موجود (دیکھو نور افشاں کے مضامین)
اگر اسلامی کتب کا حوالہ ہوگا تو تحریف موجود۔ بلکہ یہاں تک علمائے اسلام
نے فتوے دیدیا ہے۔ کہ اگر قادیانی کسی کتاب کا حوالہ دے تو جب تک
کتاب نہ دیکھو یقین ہرگز نہ کرو۔ کیونکہ تحریف ہی ان کا عام مشغلہ ہے۔
تحریف معنوی و لفظی کیا ہے ہر ممکن طریقہ سے تحریف کردی جاتی ہے کیونکہ
خود ان کے مرشد کا یہ حال تھا کہ قرآن مجید کے حوالے غلط دئے جاتے
تھے۔ اور آیات غلط درج کردی جاتی تھیں (دیکھو اخبار زمیندار کے مضامین۔
از قلم حافظ کلام مرزا حبیب اللہ صاحب کلرک نہر امرتسر) و قادیان نمبر ۱۹

مارچ ۱۹۳۳ء بعنوان "قرآن حکیم میں متنبی قادیان کی تحریف" یہاں تک قیامت دیکھی ہے کہ سیاق سباق میں تحریف موجود ہے۔ اور بے حیائی سے ایک ٹکڑہ کلام پیش کر کے دوسرا ٹکڑہ اڑا دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ عشرہ کاملہ کے مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں۔ کہ معراج جسمانی میں قرآن مجید کی ایک آیت ہی اڑا دی گئی۔ جس سے معراج جسمانی ثابت ہو سکتا تھا۔ اور صرف وہ سوالات پیش کیئے گئے جن سے معراج جسمانی کا انکار ثابت ہو۔ نیاز مند کے پاس قادیانی اشتہارات موجود ہیں۔ جن میں نہایت شوخ چشمی سے تحریف کے حربہ سے کام لیا گیا ہے۔ اور ہر محقق کو یہ اشتہارات دکھائے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسا واضح مسئلہ ہے کہ ہندو عیسائی مسلم مناظرین نے بھی اپنے اپنے مقلدین کے ذہن نشین کرا دیا ہے۔ اور کیا ہی چالاکی ہے کہ حدیث جو مشکوٰۃ صد ۴۷۲ سے پیش کی گئی ہے اس کے الفاظ ہیں یتبع الدجال من امتی سبعون الفا ہے لیکن نوٹ یہ ہے کہ کچھ لوگ مل جانے کا ذکر ہے۔ گویا اس دجال کا جادو غیر اسلام جماعت پر زیادہ ہوگا لیکن حدیث اس مطلب کے خلاف ہے جیسا کہ اصل مضمون میں خاکسار نے واضح طور پر دکھا دیا ہے اور گرجا گھر میں جانا بھی صاف بات ہے کہ دجال کی زبان پر یہ کلمہ ہوگا کہ وہ صلیب کے لئے آیا ہے لیکن خود صلیب بردار ہوگا۔ اور قادیانیوں اور عیسائی حکومتوں کے تعلقات اور خود مرزا غلام احمد صاحب کا جہاد کے خلاف لٹریچر اور اخبار زمیندار لاہور کے مضامین اس حدیث پر

کافی روشنی ڈال سکتے ہیں ؟

م۔ دجال کی جائے ظہور:۔ ظہور کا مقام مشرق قرار دیا گیا ہے

ن۔ بے شک۔ لیکن مولانا صاحب نے کس قدر جہالت کا مظاہرہ کیا ہے کہ تاویل بھی وہ تاویل کہ طفل مکتب بھی ہنس دے۔ جناب مشرق کی طرف ظاہر ہو گا۔ مشرق کی طرف ظاہر ہو گا مشرق کی طرف ظاہر ہو گا (کنز العمال) کے الفاظ کیا صاف پتہ دے رہے ہیں اور یہ قادیان ہے قادیان ہے۔ اور مشرق ہے یا نہیں؟ خدا کے لیے تعصب چھوڑ دو اور فتنۂ قادیان سے علیحدہ ہو جاؤ۔ یہ فتنۂ دجال ہے۔ مخبر صادق کی پیشگوئی ہے اگر نقشہ دیکھو تو صاف معلوم ہو کہ قادیان سے ہی اس فتنہ کا پھیلنا ایک واضح بات ہے۔ اور عراق عرب سے تو اور بھی نشان واضح ہو گیا تا کہ مشرق سے کہیں مشرق بعید مراد نہ لیا جائے۔ بلکہ یہی مشرق اور وہ بھی ہندوستان کے ضلع گورداسپور کا قادیان

م۔ دجال کی تیز رفتاری زمین پانی اور ہوا میں اس کی سواریاں

ن۔ پس اس ایک نوٹ نے ہی معاملہ صاف کر دیا ہے۔ محمد علی صاحب! ہوش سے کام لو۔ دنیا میں صرف خوش اعتقاد و شنواری مزاج جہلا ہی نہیں ہیں۔ پنجاب کا خطہ ضرور زرخیز و نبی ریز ہے لیکن معاف فرمانا کہ شیخ سعدی سے نہیں سنا تھا کہ "شاید پلنگ خفتہ باشد"

دیکھتے نہیں کہ مخبر صادقؐ نے کیسے واضح الفاظ میں فرمادیا کہ زمانہ دجال ایسا زمانہ ہوگا۔ جب اونٹ کی سواری بیکار ہوگی تو دنیا پانی ہوا میں بھی نئی نئی سواریوں سے سفر کرے گی۔ یعنے ہوائی جہازات اور بحری جہاز اور زمین کی سواری کا نشان یہ بتایا کہ اس کی سواری کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔ یعنے قادیانی علم کلام کی رو سے بھی ریل گاڑی کی طرف اشارہ ہے۔ گویا دنیا میں دجال کا فتنہ بہت جلد جو پھیل جائیگا۔ تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ زمانہ سفر کے لئے بہت سی سہولتیں رکھیگا۔ اور سواری وغیرہ غیر معمولی ہوگی۔ اور کیا نہ دیکھا کہ خود مرزا غلام احمد صاحب ریل گاڑی میں سفر کرتے۔ قادیانی مبلغ بھی اسی میں سفر کرتے ہیں۔ بلکہ مرنے کے بعد بھی دخانی سواری مرزا صاحب کی آخری سواری تھی جب لاش لاہور سے قادیان لائی گئی۔ اور تمام قادیانی مشنری جہازوں کے ذریعہ امریکہ یورپ پہنچے۔ اور برلن و وکنگ مشن کے کھیل بھی اسی سواری کے بدولت نصیب ہوئے اور ادھر چین تک اسی سواری نے فتنہ کو پہنچادیا ہے۔ تو ہوائی جہاز میں خلیفہ قادیان نے بھی پرواز کیا ہے اور مستقبل قریب میں یہ فتنہ اس سواری کے ذریعہ بھی دنیا میں پھیلے گا اور تطوی لہ الارض کا نقشہ بھی آج سامنے ہے کہ دجالی پراپیگنڈا کے ذرائع غیر محدود ہیں اور آج نہ صرف اخبارات کے ذریعہ قادیان سے جو فتنہ اٹھا ہے وہ دنیا میں پھیل چکا ہے بلکہ بذریعہ جدید ذرائع خبر رسانی ریڈیو و براڈکاسٹنگ وائرلیس وغیرہ کے بھی یہ فتنہ قیامت

بن رہا ہے۔ اور پھر وہ حکومت اس کی حمایت پر کمربستہ ہے۔ جس کے مملکت میں سورج غروب نہیں ہوتا اور جس کے پریس کی طاقت اس فتنہ کو آج عالمگیر بنا رہی ہے۔ اور صلیب برداری اس کا خاص نشان ہے۔ اور زمین و آسمان کے درمیان اچھلنا" بھی اسی کو کہتے ہیں کیونکہ اتنی بڑی حکومت اس کی ناز بردار ہے اور جس اخبار کا مطالعہ کیجیے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح حکومت کے بل بوتے پر یہ اچھل رہے ہیں کشمیر کی وادیوں میں بھی جرائم قیامت بن رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں بھی فتنہ ہر فرقہ کے لئے خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور مخبر صادق کی پیشگوئی کو حرف بحرف حقیقت بنا رہا ہے سیاست عالم کے جاننے والے مخبر صادق کے الفاظ کو خوب سمجھ سکتے ہیں ؛

م۔ ساتھیوں کی خوشحالی اور مخالفوں کے مصائب ؛

ن۔ اللہ اکبر! مخبر صادق نے کتنے سو سال آج سے پہلے اس فتنہ کا نقشہ کھینچ دیا ہے کہ ہر ملحد سے ملحد بھی قدرت کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ خدرا حدیث کے الفاظ پر غور کرو اور اپنے آپ کو اپنے بال بچوں کو اس فتنہ سے بچاؤ۔ یہ حدیث لفظاً اسی فتنہ پر صادق آتی ہے۔ کیا نہیں دیکھتے ہیں کہ قادیان مانٹی کارلو Monte Carlo سے کم نہیں ہے۔ جہاں خلیفہ کے حواریوں کے بنگلے اور دسترخوان کی ضیافتیں اس اقتصادی تباہی کے زمانہ میں بھی دجال کی خوشحالی کا

ثبوت دے رہی ہیں۔ اور غلام رسول راجیکے۔ شمس۔ اور مفتی صادق جیسے
بے علم حضرات کے وظیفے مقرر ہیں۔ جن کو اگر اس فتنہ سے علیحدہ ہونے
کی توفیق ہوتی تو بصد مشکل پیٹ بھی پال سکتے۔ اور جو بھی اس تحریک میں
شامل ہو جاتا ہے اسکا وظیفہ مقرر ہو جاتا ہے۔ شملہ ڈلہوزی کی سیر و سیاحت
اور حواریوں کی شان و شوکت کو دیکھو اور دمعہ جبال من جز والناس
فی جهد الا من اتبعہ پر ایمان لاؤ۔ اور کون دجال ہے جس کے
لنگر خانہ کا ہزاروں روپے کا خرچ ہو رہا ہو اور سرزمین
قادیان کو ہالی وڈ بنایا جا رہا ہو فمن اتبعہ اطعمہ واکفرہ کے الفاظ
پر غور کرو کہ خوب کھلاتا پلاتا ہے۔ گو کافر بھی بنا دیتا ہے۔ قادیانی بیرسٹر
موجود ہیں جو نان شب کے محتاج تھے۔ کیا خواجہ کمال الدین کی سیالکوٹ
کی زندگی تمام کو معلوم نہیں؟ اور مفتی محمد صادق صاحب جو ہمارے پڑوسی
و شہری ہیں۔ ان کے حالات سے بھی ہم لوگ اچھی طرح واقف ہیں
اور خوب سمجھتے ہیں کہ دجال کی پیروی کے صدقے ہیں ایسے صاحب کتنے
سال امریکہ کی سیر و سیاحت کا لطف اٹھاتے رہے اور آخر مس ہالینڈ
سے تعلقات ازدواجی قائم کر کے شاندار کوٹھیوں میں دین بیچ کر دنیا
کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ کتنے ہمارے شہری ہیں۔ جو نان شب کے
محتاج تھے اور بوجہ نہ ہونے کسی کسب و ہنر کے آوارہ روزگار تھے۔
لیکن دجالی تقلید کے طفیل لنگر خانے کی روٹیاں اڑا رہے ہیں۔ اور
بعض بہ جوروں کی طرح مردوں کی ہڈیوں کی تجارت سے یعنے بہشتی مقبرہ

کے ڈھونگ و تماشہ کی لوٹ سے مہذب دنیا کی آنکھ میں خاک ڈال کر عیش و عشرت کر رہے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ قادیانیت روٹی کے سوال کا حل ہے۔ یہ نہیں کہ باقاعدہ شریفانہ طریقوں سے مثلاً تجارت و ہنر کے ذریعہ کسب معاش کے وسائل پیدا کرنا بلکہ عوام کی جہالت کا فائدہ اٹھا کر روحانی بداخلاقیوں یعنے الہامات خود ساختہ و خرافات کے ذریعہ مذہبی جذبات کو بھڑکا کر شریفانہ لوٹ مچانا ہے۔ میرے ذاتی قادیانی آشنا ہیں جنہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ آج کل صلیب برداری کے صدقے قادیانیوں کے حقوق وہی ہیں جو اینگلو انڈین حضرات کے ہیں۔ اور دجال کی بیعت ملازمت کے لیے پاسپورٹ ہے دیکھو چودھری ظفر اللہ کا حال۔ کہاں سے کہاں اچھلتا پھرتا ہے۔ اور جس ہندوستان میں ہزاروں شریف النسب خاندانی سید، قریشی، قزلباش، اور بڑے بڑے مخدوم سجادہ نشین ملک التجار۔ فاضل مسلمان حضرات موجود ہیں۔ جن کی وفاداری میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا اور جنہوں نے ہر موقعہ پر گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ حقیقی وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ اور لاکھوں روپے اور اپنے مریدوں سے امداد کی ہے جبکہ قادیانی بیسوں صرف سرزمین قادیان میں ہی پرورش پا رہے تھے۔ اور جن کے خون سے آج بھی یورپ کے مشہور جنگی میدانوں کے ذرے بھی لالہ زار بن کر نمک حلالی کا نشان پیش کر رہے ہیں۔ وہاں قیامت ہے کہ قادیانی وکیل نہ صرف وائسرائے بہادر کی کونسل میں دکھائی دیا۔ بلکہ گول میز

کانفرنس کا ایسا نمائندہ بنا کہ نہ صرف تین کانفرنسوں میں بلا شرکت غیرے ڈینگ مارتا پھرتا بلکہ ہر مقام و ہر کمیٹی کا پٹیشنر بزور پرزا بنا۔ اگر ان حقائق کی موجودگی میں بھی کسی صاحب کو ان حضرات سے حُسنِ ظن باقی ہو اور اس فتنہ کو فتنہ دجال سمجھنے میں پس وپیش ہو تو یا تو بخدا اور رسول ایسا انسان بندۂ زر ہے۔ عمر سعد ثانی ہے۔ جو حکومت رے کے لالچ میں خون حسینؑ سے ہاتھ رنگین کرنے میں بھی نہ ڈرا اور یا دیوانہ ہے جس کا بہترین علاج یہ ہے کہ پاگل خانہ میں کچھ ایام گذارے تاکہ دماغی حالت درست ہو۔

م۔ دجال کا نام مسیح کیوں رکھا؟

ن ۔ دجال کو فی الحقیقت مسیح الدجال اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اپنا کام مسیح کے نام کے نیچے کرے گا۔ ورنہ مسیح تو ایک پاک نام ہے اور یہی اس کا دجل و فریب ہو گا۔ حضرت مسیحؑ کی تعلیم یہ تھی کہ اگر کوئی دائیں رخسار پر طمانچہ لگا دے تو بائیں کو پیش کر دو۔ اور دجال بھی اس رنگ میں جہاد کے حرام ہونے کا فتوٰے دیگا اور کھلے بندوں کہیگا ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

لیکن اپنی حالت یہ ہو گی کہ دشمن کے لئے ہر وقت موت کا پیام دیا جائیگا۔ اور ہر ممکن طریقہ سے دشمن کو مالی جانی نقصان پہنچایا جائیگا۔ دیکھ لو لیکھرام کا حال۔ مباہلہ والے محمد حسین شہید کا انجام۔ اور ہر مقام پر قادیانیوں کی فتنہ پردازیاں اور ہمارے شہر میں ایک حنفی مسلمان موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ اور کئی قادیانیوں کو مختلف قسم کی سزائیں ملیں۔ اور

جیل خانہ کی ہوا بھی کھانی پڑی۔ حالانکہ ہندو ہو یا عیسائی مسیح کے نزدیک ان سے بھی ایسا سلوک کرنا چاہیئے تھا کہ اخلاقی تلوار سے اُن کی روح پر فتح حاصل کی جاتی لیکن قادیانی مغل کی تو یہ حالت تھی کہ بذریعہ کورٹ اقرار نامہ لینا پڑا۔ کہ آئندہ یہ صاحب کسی صاحب کو موت کی دھمکی نہ دینگے۔ دیکھو نقل فیصلہ مسٹر جے ایم۔ ڈوئی صاحب بہادر آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور بمقدمہ غلام احمد ساکن قادیان نمبر مقدمہ ۱/۲ سرکار قیصر ہند مستغیث بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور..... ملزم (الزام زیر دفعہ (۱۰۷) ضابطہ فوجداری تاریخ مرجوعہ ۱۵ ردسمبر ۱۸۹۹ء)

چونکہ اکثر قادیانی روز روشن میں ہر تحریر کا انکار کر جاتے ہیں۔ اور خود قادیانی مغل نے بھی کتاب البریہ صہ ۹ کے حاشیہ پر بغیر خوف خدا رسول یہاں تک لکھ دیا کہ ان کو ڈرانے والی پیشگوئیوں سے کوئی ممانعت نہیں ہوئی اسلئے اصل اقرار نامہ کی نقل پیش کی جاتی ہے۔ اور ناظرین پر فیصلہ چھوڑتا ہوں کہ کیا یہ بھی کسی شریف آدمی کی عادت دیکھی ہے کہ کم از کم کورٹ کی کاروائی سے بھی محض دفع الوقتی اور جہلا کو الو بنانے کے لئے انکار کر دیا جائے۔ شرم !!!

اقرار نامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار

کرتا ہوں کہ آئندہ (۱) میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کرونگا جسکے یہ معنی ہوں یا ایسے معنے خیال کیے جائیں کہ کسی شخص کو (یعنے مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔ (۲) میں خدا کے پاس ایسی اپیل یا فریاد و درخواست کرنے سے بھی اجتناب کرونگا (۳) میں اس بات سے بھی پرہیز کرونگا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کے لئے بلاؤں۔ کہ وے خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں۔ الخ

العبد گواہ **شد**

مرزا غلام احمد قادیانی بقلم خود • خواجہ کمال الدین بی۔اے ایل ایل بی

دستخط جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۔ ۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء

یہ ہے مختصر کارروائی اس مقدمہ و اقرار نامہ کی تفصیل کے لئے دیکھو مباہلہ امرتسر یکم مارچ و ۱۵ فروری کا صفحہ ۵ بالعنوان "**افتراء اور جھوٹ کی عادت**"۔ ایک نکتہ اور بھی یہاں یاد رکھئے کہ یہ اقرار نامہ اس مغل بچہ کا ہے جو (خاکش بدہن) اپنے آپ کو سیدنا امام حسین علیہ السلام سید الشہداء سے بھی افضل قرار دیتا تھا اور مشک و عنبر کی یاقوتی کھا کر اپنے حجرے میں بیٹھے جب مراق کا دورہ ہوتا تھا تو یہاں تک لن ترانی کرتا تھا کہ

صد حسین است در گریبانم

لیکن اللہ اللہ! اس کی بزدلی کی حالت دیکھو کہ خدا ایک الہام کرتا ہے بخشش مگر یہ چاپلوس ابن الوقت بتنی کہتا ہے کہ اگر الہام امن عامہ اور اغراض گور

کے مخالف ہوگا تو شائع نہ کیا جائے گا۔ عدالت اور قانونِ وقت کا خوف خدائی احکام پر غالب ہے شرم! شرم!! بولو قادیانی دھرم کی جے!! کیا موعودِ ادیان کل کی یہی شان ہوگی؟ کیا خلیفہ الٰہی کی یہی ایمانی طاقت ہوتی ہے؟ کجا کربلا کے زہرہ گداز واقعات۔ بال بچوں کو اسلام کے نام پر قربان کر دینا اور یزید کی بیعت نہ کرنا اور کجا یہ دجالی تماشہ۔ کجا مغل اور کجا سید الشہدا۔ ؎ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

خواجہ معین الدین چشتی نے خوب فیصلہ دیا ہے ؎

سر داد نداد دست در دست یزید حقا کہ بنا لا الہ است حسین

غرضیکہ نام کو تو مسیح ہوگا لیکن اعمال کے لحاظ سے دجال ہوگا۔ پس اس نام میں خود یہ شہادت موجود ہے کہ فتنہ دجالیت فتنہ قادیان ہی کا دوسرا نام ہے۔

م۔ احادیث دجال پر سرسری نظر۔

ن۔ فی الواقعہ ہم بھی محمد علی صاحب کی تائید کرتے ہیں کہ احادیث دجال اس قدر کثرت کے ساتھ ہیں اور اس قدر صحابہ سے مروی ہیں کہ ان کی مجموعی شہادت پر کسی قسم کا شبہ نہیں ہوسکتا۔ مسند احمد میں ۱۰۰ کے قریب ایسی احادیث ہیں اور غیر معمولی شان کے اصحاب راوی ہیں کیونکہ فتنہ دجال یعنے فتنۂ قادیان بھی غیر معمولی فتنہ تھا جس کے لئے مخبر صادق نے پہلے سے امت کو ڈرا دیا اور بعض صحابہ کے یہ الفاظ ہیں۔ کہ بڑی کثرت کے ساتھ رسول اللہ صلعم سے سوال کیا گیا اور بار بار آپ

نے دجال کے فتنہ سے ڈرایا اور کسی فتنہ پر (بقول محمد علی صاحب) جو اسلام کو پیش آنے والا تھا اتنا زور نہیں دیا جتنا زور دجال کے فتنہ پر دیا۔

ہم۔ عورتوں پر دجال کا اثر۔

ن۔ بجا ہے کہ یہ خبر بھی صاف الفاظ میں دی گئی ہے کہ دجال کا اثر عورتوں پر بھی ہوگا۔ آخر من یخرج الیہ النساء۔ سب سے پیچھے عورتیں اس کی طرف نکلیں گی۔ دنیا جانتی ہے کہ فتنہ قادیان میں جس قدر حصہ عورتوں نے لیا ہے کسی اور تحریک میں نہیں لیا پیغام صلح ہو یا الفضل اس کے مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ہر قادیانی تحریک میں عورتوں کا حصہ زیادہ ہے۔ بلکہ فخریہ لکھا جاتا ہے کہ قادیانی عورتوں نے مردوں کو بھی قربانیوں میں نیچا دکھا دیا ہے جال کی تبلیغی تحریکیں دیکھو کہ جس شہر میں قادیانی جلسے ہوئے ہیں عورتوں نے باقاعدہ اجلاس کیے ہیں۔ اور ہندو مسلم عیسائی عورتوں کو مدعو کیا ہے اور فتنہ قادیان کے حق میں تقریریں کی ہیں اور بعض شہروں میں غیروں کے گھر جاکر عورتوں نے فتنہ قادیان کے جراثیم پہنچائے ہیں۔ عورت فطرتاً حیادار ہوتی ہے اور مشکل سے میدان میں نکلتی ہے۔ اور نماز جیسی افضل عبادت میں حکم ہے کہ عورتیں گھر پر نماز کا فریضہ ادا کریں لیکن فتنہ دجال دیکھئے کہ لاکھوں روپے کے زیورات عورتوں نے خلیفہ قادیان کی نظر کیے ووکنگ مشن کے لیے عورتوں نے غیر معمولی قربانی کی۔ اور ہر قادیانی اخبار میں عورتیں فخریہ مضامین شائع کرتی ہیں۔ بلکہ

یہاں تک قیامت ہے کہ قادیان میں قادیانی عورتوں نے کنارہ بیاس کی سیر و سیاحت و جسمانی ورزشوں اور لیکچروں سے ایک دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے۔ اور طلسم کدہ قادیان نے اچھے لکھے پڑھوں کو مفلوج الدماغ بنا دیا ہے۔ اور خلیفہ قادیان کے لیکچر عورتوں کے مجمع میں سنائی دیتے ہیں۔ اور دیگر امور تو ایسے ہیں کہ بس زمیندار کے فکاہات اور مباہلہ کے اشارات کافی ہیں۔ مردوں اور عورتوں کا اختلاط دجالیت کی نشانی ہے اور آج ہمارے شہر کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ اس فتنہ میں عورتوں نے یہاں تک حصہ لینا شروع کر دیا۔ کہ مردوں کو مجبوراً روکنا پڑا اور تنبیہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور یہ حالت ہندوستان کی قادیانی دنیا کی ہے اور مخبر صادق کے الفاظ یاد آتے ہیں۔ کہ "عورتیں اس طرح دجال کی طرف نکلنا شروع کریں گی کہ مرد ان کو گھر میں رہنے کے لئے مجبور کرنے لگیں گے"۔ فی الحقیقت یہی بات ہے کہ جس قدر آزاد جدید تعلیم کی شیدائی فیشن ایبل عورتیں مسلمانوں کے گھرانوں سے علیحدہ ہو کر قادیانی مردوں کے نکاح میں قید ہو چکی ہیں۔ وہی آج شریعت اسلام کے نزدیک فلم سٹار (Film Stars) سے کم درجہ نہیں رکھتیں۔ کیونکہ اسلام کبھی عورتوں کو مشنری کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور نہ ہی اسلام نے عورتوں کو لیکچر دینے اور بے نقاب ہونے اور غیر محرم مردوں سے بے تکلفانہ تبادلہ خیالات کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور مخلوط تعلیم کا مسئلہ (مخلوط انتخاب کی طرح اسلامی دنیا میں بھی قیامت

بن رہا ہے۔ یہ ہے مختصر تبصرہ محمد علی لاہوری کے مضمون بحث دجال و یاجوج ماجوج پر اور ناظرین اب خود فیصلہ کریں کہ کہاں تک نیاز مند کی تفسیر صحیح ہے اور محمد علی کی تفسیر محض دفع الوقتی اور خود غرضی کا مجموعہ ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسے پڑھے انسان جب خود عقل کے اندھے تھے تو دوسروں کو کیوں اس قدر بیوقوف سمجھ لیا۔ کہ فتنہ دجال سے مراد فتنہ مسیحیت ہے۔ کیا مسیحیت رسول کے زمانہ میں موجود نہ تھی۔ کیا پادری اس وقت نہ تھے؟ بلکہ عرب میں مسیحیت کا زور تھا۔ اور پادری موجود تھے جیسا کہ اپنے انگریزی ترجمۃ القرآن کے دیباچہ میں یہ صاحب خود تسلیم کر چکے ہیں۔ بخبر نہ معلوم ان کو کیا دماغی بیماری ہے کہ دجال سے مراد پادری اور خیالات مسیحیت کو کہا جاتا ہے۔ خود قرآن مجید کی آیات واضح ہیں کہ یہی عیسائی عقائد تثلیث وغیرہ اس وقت بھی تھے۔ اور عرب میں گرجے تک تو موجود تھے اور زرافشاں کے لیڈنگ آرٹیکل بعنوان عرب میں مسیحیت کے فیوض نے بہت سے معموں کا حل پیش کر دیا ہے گو بعض امور میں مسیحی حضرات نے خاص رنگ چڑھا دیا ہے۔ لیکن یہ تو حقیقت ہے کہ یہی مسیحیت اس وقت بھی تھی پھر خاتم النبیین نے اس فتنہ کے متعلق پیشگوئی کیا کرنی تھی اور اس کا ظہور کیا معنی کیونکہ جو چیز پہلے موجود ہو اس کا کس طرح بغیر کتم عدم میں جانے کے ظہور ہو سکتا ہے مسیحیت تو اسلام کے دوش بدوش رسول اللہ صلعم کے زمانہ سے اپنی تبلیغی کارروائیوں میں مصروف ہے اور پھر کس طرح بقول

قادیانیوں کے (خاکش بدہن) یہ کہا جاسکتا ہے کہ خود رسولؐ پر دجال کی حقیقت نہ کھل سکی۔ خدارا کچھ تو سوچو کہ منہ سے کیا کہتے ہو اور تحریر کیا ہے۔ کوئی صاحب اِن سے پوچھے کہ عقل کے اندھو مسیحیت کوئی آج کی تحریک نہیں ہے کہ یہ جدید فتنہ کہلائے۔ بخدا جس قدر بھی کوئی صاحب قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کرے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اتنا بھی علم نہیں ہے کہ تاریخی واقعات کیا ہیں اور دلیل کس جانور کا نام ہے اور ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی مفلوج الدماغ وکیل اپنے جرح میں یہ نہ سمجھے کہ وہ اپنے مؤکل کے حق میں کہہ رہا ہے۔ یا مدعی کی تائید کر رہا ہے۔ جب بھی دیکھو یہی حالت ہے۔ اگر نشان طاعون پر لیتے ہیں تو یہ نہ دیکھینگے کہ آخر مہدیؑ نے کل دنیا کے لئے آنا ہے۔ اسلئے یہ نشان عالمگیر ہونا چاہیئے صرف ہندوستان کی طاعون سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے اگر نشان ریل وا ونٹ کی سواری کا بیکار ہونا ہے۔ تو یہ نہیں دیکھینگے کہ جب مہدی کل دنیا کے لئے ہے تو صرف حجاز کی ریل کی تجاویز صحرائے افریقہ۔ صحرائے گوبی اور امریکہ کے صحرا کے لئے کب نشانی ہو سکتی ہے۔ اور ان حضرات پر کب حجت ہو سکتی ہے۔ جو مغربی دنیا میں آباد ہیں۔ یا مشرق بعید کے باشندے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک بات میں صرف مختص الوقت مختص المقام باتوں سے عوام کو الو بنایا جائیگا۔ اور دنیا کو صرف ہندوستان یا قادیان سمجھ لیا جائیگا لیکن یہ بھی دجال کی جہالت کی نشانی ہے کیونکہ میں نے اپنے مشہور رسالہ بارقہ صحیفہ

میں دکھا دیا ہے کہ خود مرزا غلام احمد جغرافیہ میں اس قدر بے علم تھا۔ کہ
مڈل پاس طالب علم اس کو سبق دے سکتا تھا اور قیامت یہ تھی کہ اپنے
شہر قادیان کو یہ مختاری فعل مغل اپنے اشتہار چندہ منارۃ المسیح صے پر لاہور
سے گوشہ جنوب مغرب میں ہونا بتلاتا ہے۔ حالانکہ لاہور سے شمال مشرق
میں ہے۔ اور اس کی تحریروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو
اتنی بھی تمیز نہ تھی کہ جہلا کی طرح عجائب گھر اور چڑیا گھر میں تمیز کر سکتا۔
اور ایک دودھ دینے والے بکرے کا جب حال بیان کرتا ہے تو یہ نہیں
سمجھ سکتا کہ جانور عجائب گھر میں ہوتے ہیں یا چڑیا گھر میں جیسا کہ جہلا
اکثر کہتے ہیں کہ لاہور کے عجائب گھر میں عجیب و غریب جانور دیکھے حالانکہ
وہ اور چیز ہے اور عجائب گھر اور چیز پس قدرت خدا دیکھو۔ کہ
دجال کے لئے کیسے کیسے نشانات رکھے اور آخر اس کی جہالت پر بھی
مہر لگا دی۔ باوجود ہزار قسم کی لن ترانیوں کے دنیا کو معلوم ہو گیا کہ یہ قادیانی
مغل تو ایک فاضل انسان بھی نہیں ہے چہ جائیکہ مذہبی ریفارمر یا نبی
یا مسیح یا مہدی یا مجدد بن سکے۔ اردو ا(ستغفرالله) ہے تو پنجابی نما جسکو
پڑھکر لکھنوی حضرات کا دل متلا جائے (دیکھو اغلاط مرزا در مشہور عالم
کتاب مرزئی ناول مصنفہ یکے از کوہاٹ اور یہ ناول نیاز مند کے پاس
بھی موجود ہے) عربی ہے تو اوٹ پٹانگ غلط محاروں کا مجموعہ۔ قرآن
دانی کی یہ حالت ہے کہ صرف قرآن مجید سے آیات کو بھی بطور (مستعمل)
حوالجات کے صحیح نہیں لکھ سکتا۔ چہ جائیکہ تفسیر بیان کر سکے۔ اور معلوم

ایسا ہوتا ہے کہ تمام عمر میں کبھی بھولے سے بھی قرآن مجید کو الحمد سے لے کر والناس تک نہیں دیکھا۔ چہ جائیکہ حافظ قرآن مجید ہوتا۔ آج تک یہ بات مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے کہ بقول سر سید مرحوم کہنے کو ہزاروں تفسیریں موجود ہیں لیکن لطف یہی ہے کہ کوئی تفسیر نہیں ہے۔ ہر فرقہ نے اپنے رنگ میں تاویل کر دی ہے اہلقرآن کی تفسیر اور رنگ چڑھائے گی۔ تو اہلحدیث دوسرا نقشہ ہی پیش کرینگے۔ حنفی ایک آیت کا کچھ مفہوم پیش کرینگے تو شیعہ کچھ اور ہی کرینگے۔ صوفی اور مطلب بیان کریگا تو معتزلہ اور لطف یہ کہ پھر ایک فرقہ کا ایک عالم کچھ کہیگا تو دوسرا کچھ اور فتوے دیگا۔ اور یہی حالت غلام احمد صاحب کے وقت تھی اور اس سے بدتر آج کی حالت ہے۔ اور خود قادیانیوں کی حالت یہ ہے کہ لاہوری تفسیر میں کچھ لکھا ہے تو قادیانی کی تفسیر دنیا بھر سے نرالی ہے غرضیکہ قرآن مجید کی دنیا میں ایسی کوئی تفسیر نہیں جسکا تعارف دنیا سے بطور (Standard work) کے کرایا جا سکے اور تمام فرقے اس کو تسلیم کر لیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مناظروں کی شرائط میں لکھا جاتا ہے۔ کہ کوئی تفسیر حجت نہ ہوگی بلکہ متن قرآن مجید پیش ہوگا۔ اور یہی حالت قادیانی دنیا کی ہے۔ پس اگر فی الحقیقت غلام احمد کو قدرت نے مجدد کا شرف ہی دینا ہوتا تو کم از کم ایک جامع تفسیر قرآن مجید ہی ختم کرکے دنیا سے جاتا تاکہ خود قادیانی دنیا میں تو فیصلہ کن چیز ہو جاتی۔ لیکن قدرت کا

معجزہ دیکھو کہ ہزاروں اشتہارات اور رسالہ جات نود کا نداروں کی طرح شائع کردئے اور جہلا کا روپیہ ذاتی پراپیگنڈا میں برباد کردیا اور مال حرام بود بجائے حرام رفت کا معاملہ ہوگیا لیکن کوئی قرآن مجید کی تفسیر پیش نہ کرسکا کیونکہ جہاں تک نیاز مند کی تحقیق ہے معاملہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر مرزا صاحب جیسے بے علم سے ناممکن تھی ہاں نوردین صاحب کو اگر توفیق ہوتی توشاید یہ کام ہو جاتا لیکن انکو بھی یہ سعادت نصیب نہ ہوسکی اور تمام عمر فضولیات میں گذار دی اور خدمت قرآن مجید نہ کرسکے کوئی اسلامی فرقہ نہیں ہے جس کے مستند علما نے ضخیم تفسیریں شائع نہ کی ہوں۔ بلکہ پادری صاحبان نے بھی یہ کام کر دکھایا ہے لیکن دجال کی زبردست نشانی ہے کہ اس کے ہاتھوں قرآن مجید کی تفسیر دنیا نہ دیکھ سکی اور لن ترانیوں اور شوخ چشمیوں اور اشتہار بازیوں میں ہی وقت ضائع کردیا گیا۔ اور لطف مزید یہ ہے کہ موجودہ خلیفہ قادیان سے بھی یہ کام نہ ہوسکا۔ گو محمد علی نے جو قادیانیوں کے نزدیک مرتد ہے یہ کام کیا ہے لیکن نہ کرنے کے برابر اور وہ بھی عام مسلمانوں کی امداد کے بھروسہ پر اور خاصکر اہل سنت والجماعت بھائیوں کے کوتہ اندیش حضرات کے حسن ظن کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ورنہ یہ تفسیر بھی جو قیمت رکھتی ہے علمائے جامع ازہر سے پوچھئے ہزار دفعہ کہئے کہ غلام احمد یہ تھا وہ تھا لیکن جب تک اس کے ہاتھوں خدمت قرآن مجید یعنے مکمل تفسیر قرآن مجید پیش نہ کرو جو نہیں کرسکتے تو

دنیا کا سنجیدہ طبقہ یہی کہیگا کہ اس قسم کی لن ترانیاں کبھی کام نہیں آسکتیں اور مرزا غلام احمد مجدد کیا کوئی عالم باعمل ہی نہیں تھا۔ یہ اشتہار بازی اور مذاہب عالم کے خلاف خوفناک مبالغہ آمیز مغالطہ انگیز تحریریں شائع کرنا تو ہر طرح پڑھے مسلمان سے بھی ہوسکتا ہے بشرطیکہ ضمیر اجازت دے۔ اس میں مجددیت مہدویت کی کونسی بات ہے اور اب دنیا کے سامنے ایک ایسی چیز پیش کرتا ہوں کہ میرا مضمون ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے اور دنیا اس بات پر ایمان لے آئے کہ مخبر صادق کا روحانی کمال یہ تھا کہ آج سے سینکڑوں سال پہلے فتنہ قادیان کی ایسی تصویر کھینچدی کہ اگر خدانخواستہ دنیا سے قرآن مجید کے موجودہ نسخے بھی گم ہو جائیں۔ اور احادیث کی کتابیں بھی نہ مل سکیں اور منطق و دلائل کا زمانہ بھی ختم ہو۔ اور فلسفہ کے نام سے دنیا بیزار ہو جائے اور روحانیت سے کوسوں دور بھاگے اور ہر ایک الہامی کتاب کا انکار کردے اور آثار قدیمہ بھی دنیا میں کہیں نظر نہ آسکیں اور ظاہری فروعات کا چرچا بھی کم ہو اور پھر دنیا کے سامنے خاتم النبیین کی صداقت پر کسی نشان کی ضرورت محسوس ہو اور جہاں ہندو عیسائی حضرات کی زبانیں ساکت ہو جائیں وہاں مسلمان ہیں انہیں نکل کر کہ سکتے ہیں۔ کہ دیکھو فتنہ قادیان کا پھر سنو ہم سے اسی فتنہ کے نشانات جو ہمارے سینوں میں محفوظ ہیں جس طرح ہماری الہامی کتاب ہمارے سینوں میں محفوظ ہے اور خود

فیصلہ کردو کہ کیا بغیر معمولی روحانی انتظام کے کوئی یتیم خطہ عرب کا ظاہری تعلیم سے محروم سینکڑوں سال بعد کی خبر دے سکتا ہے اور اگر فی الواقع دی ہے اور وہ خبر ایک دنیا نے اپنی آنکھوں سے صداقت بنی ہوئی دیکھ لی ہے تو پھر کیا ایسی ہستی فوق البشر نہیں ہے دنیا میں روحانیت کا بول بالا ہے یا نہیں؟ انشاء اللہ دنیا کو روحانیت کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہوگا اور تسلیم کرنا ہوگا کہ توریت، انجیل قرآن مجید الہامی سچی کتابیں ہیں جنمیں چودھویں صدی کے حالات بلا کم و کاست بغیر کسی ابہام یا تاویل کے صاف لکھے ہوئے موجود ہیں اور یہ انسانی طاقت سے باہر ہے کہ آج سے سینکڑوں سال بعد کے حالات کو پہلے محفوظ کر لیا جائے۔

ایک اور لطف کی بات بھی پیش کرتا ہوں کہ مشہور کتاب براہین احمدیہ بھی مرزا صاحب کی اپنی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ مولوی چراغ علی صاحب مرحوم کی محنت کا نتیجہ ہے اور اس کتاب کی حقیقت معلوم ہو چکی ہے جب کہ مشہور کتاب مولوی صاحب مرحوم الکلام فی ارتقاء الاسلام معہ مقدمہ و خطوط مولوی صاحب مرحوم ۱۹۱۱ء میں کتب خانہ آصفیہ سے شائع ہوئی۔ اور آئینہ قادیان میں خواجہ غلام الثقلین صاحب مرحوم نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے مسلمان عالموں نے قلمے درمے سخنے اس صاحب قادیانی کی امداد کی لیکن آج قادیانی حضرات نے ان ہی صاحبان کو کافر تک کہہ دیا کیونکہ وہ اب اس صاحب کی خانہ زاد نبوت مہدویت مسیحیت پر ایمان نہیں لاتے۔ افسوس!! مرزا غلام احمد

صاحب کی علمی حالت دیکھنی ہو تو حافظ غلام مرزا امرتسری کی کتب دیکھو یا غایت المقصود (فارسی) کی ضخیم جلدیں دیکھو جب شمس العلماء علامہ حائری صاحب قبلہ نے مرزا صاحب کی زندگی میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا اور اصل چیلنج کتاب میں اب موجود ہے جو خاکسار کے پاس بھی ہے لیکن مرزا صاحب نے خاموشی کو مناسب سمجھا کیونکہ خاموشی ہی سے پردہ پوشی ہوتی تھی۔ خدا کی قسم حیرانگی اس بات کی ہے کہ نہ ہی مرزا غلام احمد صاحب کا اردو صحیح نہ ہی انگریزی کے الہام صحیح بلکہ الہامی انگریزی کی غلطیاں سکول کے طالب علم صحیح کر سکتے ہیں اور نہ ہی فارسی کا محاورہ صحیح اور عربی کی اغلاط کو خود تسلیم کیا ہے۔ اعجاز احمدی کی دھجیاں فضائے آسمانی میں علمائے اسلام نے اڑائیں۔ دنیا ہے کہ حسن ظن سے کام لے رہی ہے اور دوسروں کو اپنی جہالت میں شامل کرنا چاہتی ہے افسوس!! کیا کسی ریفارمر کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ علمی ادبی لحاظ سے ایک جاہل آدمی ہو اور دنیا کے فضلاء و حکما ایک مفضول کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔ پیشگوئیاں یہ کہ کوئی مشہور پیشگوئی نہیں جو پوری ہوئی ہو۔ بلکہ تاویل کو معنے پہناتے پہناتے تاویل شرمانے لگی۔ محمدی بیگم کی پیشگوئی کا حشر دیکھو۔ ثناء اللہ امرتسری کا معاملہ مشہور عالم بات ہے۔ کہ شریف آدمی زندہ موجود ہے۔ مرزا صاحب کی دعا موجود ہے۔ لیکن پھر بھی قادیانی دوست ہیں کہ دوسروں کو الّو بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور زبانی و تحریری اقرار کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں ثناء اللہ امرتسری نے سنت اللہ

کو صحیح سمجھا تھا اور مرزا صاحب کی غلطی تھی جو انہوں نے لکھ دیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا۔ کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا اور ثناءاللہ نے اخبار اہلحدیث میں مرزا صاحب کی قرآن دانی کی غلطی نکال دی تھی اور لکھا تھا کہ سچا جھوٹے کی زندگی میں بھی مرسکتا ہے۔ اور اسی قسم کی باتوں سے دنیا کے سامنے اپنے آپ کو رسوا کیا جاتا ہے۔ افسوس! ابھی حال میں زلزلہ بہار اور اڑیسہ نے دنیا کو ایک دفعہ پھر جگا دیا ہے اسلئے ناظرین سے اپیل کرتا ہوں کہ عبرت حاصل کرو اور سوچو کہ جب توریت انجیل قرآن مجید کی پیشگوئیاں حرف بحرف پوری ہو رہی ہے تو یقیناً مستقبل قریب میں **مسیح علیہ السلام کا نزول بھی ہو گا**۔ اور مہدی علیہ السلام کا ظہور بھی یقینی بات ہے ایک بات یاد رکھے کہ انجیل متی میں صاف لکھا ہے کہ زلزلے آمد ثانی سے پہلے ہونگے۔ لیکن شاباش قادیانی دوستوں کی اس دیدہ دلیری پر ایک ٹریکٹ تازہ نشان میں ایم اے قادیانی دوست نے خوب اپنے خاندان کی انجنیئی کا فرض ادا کیا ہے کہ زلزلہ بہار و اڑیسہ کو مرزا صاحب کے متعلق لکھ دیا ہے افسوس!! یہ زلزلہ کیا ابھی ہر طرف سے اور نشانات ظاہر ہو رہے ہیں کیونکہ ایسا ہونا ضروری ہے۔ اور لڑائی کی خبریں آج عام ہیں بلکہ اخباری دنیا والے خوب جانتے ہیں کہ فضائے دنیا پر جنگ کے بادل گرج رہے ہیں۔ اب مختصراً ایک نقشہ پیش کرتا ہوں کہ قدرت کے نشانات دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور مسیح کی آمد ثانی اور امام آخر الزمان کے ظہور پر ایمان لاؤ۔ یہ وہ نشانات ہیں جو مسلمہ قادیانیت بھی ہیں ؎

نشانات ظہور امامؑ و نزول مسیحؑ

(۱) ضلع کٹک میں آگ کی بارش (الفضل قادیان ۱۲ر جون ۱۹۳۴ء)

(۲) کوئمبٹور میں علامات قیامت بادل کا ٹکڑا پھٹ کر نیچے گر پڑا
الفضل ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۳ء

(۳) خون کی بارش۔ الفضل ۲۴۔ اپریل ۱۹۳۴ء

(۴) مسلسل کنکروں کی بارش۔ ایک پونڈ وزنی پتھر برسے (الفضل ۱۷ر مئی ۱۹۳۴ء) ان خبروں کی تصدیق قادیان کے سرکاری گزٹ الفضل نے بھی کر دی ہے لیکن عقل کے اندھے اتنا نہیں سمجھتے کہ عذاب کس لئے نازل ہو رہا ہے کہ دنیا نے طاغوتی طاقتوں کی تائید شروع کر دی ہے اور ہلاکت کے فرزند کو مسیح مہدی سمجھ لیا ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ جس طرح گولی چلانے سے پہلے ایک دفعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مجمع منتشر ہو جاوے اور مفسد لوگوں کے ساتھ شریف نہ ہلاک ہو۔ اسی طرح قدرت بھی ان طریقوں سے پہلے ہم کو وارننگ (warning) دے رہی ہے کہ ہم اس مجمع غیر آئین سے علیحدہ ہو جاویں ورنہ یقینی ہلاک ہونگے اور کسی نشان کا کیا ذکر اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتا ہوں کہ ۶ر جون ۱۹۳۴ء کو بعد ظہر عصر کے وقت سرزمین بھیرہ پر بھی ایسا ہی واقعہ گذرا ہے کہ جب سے یہ شہر موجود ہے کبھی ایسا واقعہ نہ ہوا کہ آسمان سے ایاڈ اور ½ ایاڈ وزن کے پتھر بصورت اولہ برسے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ ۱۵ منٹ اور اگر یہی حالت رہتی تو شہر کی تباہی یقینی تھی الامان والحفیظ کی آوازیں آرہی تھیں

اور ہم لوگ سروں پر قرآن مجید رکھ کر قدرت سے گناہ کی معافی مانگ رہے تھے۔ اور عذاب کے خوف سے لرز رہے تھے اور دوسرے دن تک مکان کی چھتوں سے جو یہ برفانی پتھر نیچے پھینکے ہوئے دیکھے گئے تو ایک پاؤ کے موجود تھے چرند پرند ہر چیز نے فنا ہونے میں حصہ دیا کیونکہ ہماری شامت انکے ساتھ تھی سبزی ترکاری تباہ ہو گئی۔ یہ عذاب عمر بھر بھیرہ والوں کو نہیں بھول سکتا بشرطیکہ مسلمان ہوں۔ دل میں خوفِ خدا باقی ہو پس اب چند مرزائی مغالطات پر اس تحقیق کو ختم کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس زمانہ میں جب عذاب سر پر منڈلا رہا ہے اور کبھی سرد ہواؤں سے کبھی وباؤں سے کبھی برفانی پتھروں سے کبھی خون کی بارش سے ہمکو جگایا جا رہا ہے ہم لوگ عبرت حاصل کریں اور اب بھی سنبھل کر توبہ تائب ہو کر صحیح معنوں میں مسلم بنیں۔

قادیانی مغالطات

قادیانی۔ اگر مسیح دوبارہ نازل ہو سکتا ہے تو کیوں ختم نبوت کا عقیدہ باقی ہے اور اس کے آنے سے نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔

مسلم عقل کے ناخن اتروایئے۔ آمد ثانی صرف ایسی ہے جیسے کوئی معزول ناظم پھر سیر و سیاحت وغیرہ کیلئے ہندوستان آجائے۔ نبوت اسکو پھر نہیں ملیگی اور نہ ہی وحی کا سلسلہ بعد رسول پھر جاری ہو جائیگا کہ کسی شریعت کی کمی کو پورا کرے۔ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ جو وحی آدم سے شروع ہوئی۔ حضرت محمدؐ پر ختم ہو گئی۔ گو اب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے پھر کوئی تشریف لائے اور غلام محمد احمد ہو کر خدمتِ اسلام کرتا رہے۔

قادیانی۔ کیا ہمارا نبی زمین پر پڑا رہے اور اسرائیلی مسیح آسمان پر بلند ہو جائے یہ کسر شانِ نبوت محمدی ہے۔ پس یہ مسیح مر چکا ہے۔

مسلم۔ ہر بلند ہونیوالی چیز جو آسمان پر ہے زمین والوں سے کس منطق سے افضل کہتے ہے کیا فرشتے محمدؐ سے افضل ہیں جو آسمان پر ہیں۔ کیا چیل کوے حضرت انسان سے افضل ہیں۔ جو بلند ہو کر ہوا میں پرواز کر رہے ہیں۔ اگر اشرف المخلوقات زمین پر رہ کر پرندوں سے افضل ہے تو افضل الانبیا سید المرسلین اشرف الانبیا بھی مسیح ناصری سے افضل ہے خواہ وہ کہیں بلند ہو کر رہے۔

قادیانی۔ اس وقت تک عذاب نہیں آتا جبتک رسول پہلے نہ بھیجا جاوے اسلئے یہ جدید قسم کے تازہ نشانات قادیانی نبی کے نشانات ہیں۔

مسلم۔ فی الواقعہ یہ اصول صحیح ہے کہ پہلے نبی بھیجا جاتا ہے پھر عذاب آتا ہے لیکن کیا محمد مصطفےٰؐ پہلے نہ بھیجے گئے جو یقیناً اب بھی کل دنیا میں اپنی نبوت کے لحاظ سے موجود ہیں۔ اور تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ محمدؐ کل دنیا کیلئے نبی تھے اور آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے اتمام حجت کب ہو سکتی تھی کہ ہزاروں علاقے دنیا کے اسلام کے نام سے ہی واقف نہ تھے کہ ذرائعہ اشاعت محدود تھے اب اتمام حجت ہو چکی ہے کہ دنیا ایک انکھ کی مثال ہو گئی ہے اور ہر متمدن و غیر متمدن علاقہ تک محمدؐ کا نام پہنچ رہا ہے۔ بلکہ پہنچ چکا ہے پس جس وقت کل دنیا میں رحمۃ للعالمین کا صحیح معنوں میں ہر خطہ و مقام پر تعارف ہو جائیگا۔ اسی وقت مکمل نشانات ہو جائینگے۔ اور اس کے بعد نزول مسیح و ظہور امام ہو گا۔ ؎ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

قادیانی - آپ لوگوں نے حربۂ تکفیر سے بہت سے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے اور رسوائے فتویٰ کفر آپکے پاس رکھا ہی کیا ہے اور ملاازم بہت بدنام ہوچکا ہے

مسلم - سبحان اللہ - اُلٹا چور کو توال کو ڈانٹے - فتویٰ کفر آپکا ایک مسلمہ اصول ہے اور ہمارے ہاں ہرگز کبھی متفقہ طور پر کسی فرقہ اسلامی نے دوسرے فرقہ کی تکفیر پر اتحاد نہیں کیا اور آپ ہرگز نہیں دکھلا سکتے کہ کسی شیعہ مجتہد نے اہل سنت و الجماعت کو کافر کہا ہو یا علمائے فرنگی محل یا عراق عرب نے متفقہ طور پر شیعہ کے خلاف فتویٰ دیا ہو بلکہ موتمر اسلامی کے سالانہ اجتماع بیت المقدس پر دنیا نے دیکھ لیا کہ کس طرح اہلسنت والجماعت کے نمائندوں نے علامہ کاشف آل غطا کی امامت میں نماز کا فریضہ ادا کیا اور اسیطرح شیعہ حضرات ہمیشہ اہلسنت والجماعت بھائیوں کے جنازہ پڑھتے دیکھے گئے اور سنی شیعہ کا جنازہ پڑھتے ہیں - اور آج تو رضا شاہ پہلوی اور مصطفےٰ کمال پاشا اور ابن سعود کے اتحاد نے دنیا کی آنکھیں کھول دی ہیں لیکن آپ کے خلیفہ کا فتویٰ موجود ہے جسمیں کوئی تاویل کام نہیں دے سکتی کہ مسلمانوں کے معصوم بچہ کا جنازہ بھی جائز نہیں اور قادیانی اپنے مسلمان ماں باپ کا بھی جنازہ نہیں پڑھتے - اور یہ نا قابل انکار حقائق ہیں اور حربۂ تکفیر آپ کا ایک مسلمہ اصول ہے جسکی خلاف ورزی کوئی قادیانی نہیں کرسکتا ورنہ جماعت سے خارج ہو جاتا ہے - اگر بھولے بھالے جدید تعلیم یافتہ مسلمان آپ سے حسن ظن رکھتے ہیں - تو انکو بھی آپ کافر سے از روئے عقیدہ و فتویٰ خلیفہ کم نہیں سمجھتے - اور کوئی قادیانی ان مسلمات کا انکار نہیں کر سکتا - ملاازم تو آپ نے بدنام کرنے کیلئے ایک خاص لفظ بنا لیا ہے - ورنہ

آپ کے خلیفہ کے اعلانات کبھی سنجیدہ طبقہ کو اپیل نہیں کر سکتے۔

قادیانی۔ کوئی نبی دعوے نبوت کر کے قتل سے نہیں بچ سکتا کیونکہ یہ قرآن مجید کا ایک مسلمہ اصول ہے۔ اور ہر کاذب مدعی نبوت کی شاہ رگ کاٹ دی جاتی ہے؛

مسلم۔ افسوس ہے کہ آپ دعوے اور دلیل میں فرق نہیں کر سکتے جناب مسلمہ اصول اور دو دفعہ قرآن مجید کا حوالہ دیدیا لیکن اتنا نہیں سوچتے کہ جبتک جرم ثابت نہ ہو کوئی عدالت سزا نہیں دیسکتی۔ ع ۳۰۲ تعزیرات ہند کی سزا کیلئے ضروری ہے کہ جرم قتل عمد ثابت ہو ورنہ ع ۳۰۴ بھی موجود ہے اور ہر منصف حکومت کا قانون ہے کہ شبہ کا فائدہ مجرم کو دیا جاتا ہے جو ہر ایک قادیانی بیرسٹر وکیل بھی جانتا ہے پس جب مرزا صاحب کی نبوت ثابت ہی نہیں اور دنیا میں دو قادیانی فریق موجود ہیں جنہیں لاہوری جماعت کے موقعہ کے گواہ چلا چلا کر کہہ رہے ہیں کہ دعوئے نبوت ہرگز ہرگز مرزا صاحب نے نہیں کیا اور اس کے متعلق مناظرہ کرتے ہیں۔ اعلان کرتے ہیں تو بتایئے نبوت کا معاملہ مشکوک ہوگیا۔ اب ایسے قادیانی معتبر گواہوں کی گواہی نے جب شبہ ڈالدیا تو لازمی طور پر اس کا فائدہ ملزم کو پہنچنا چاہیئے۔ اور نتیجہ بریت ہے جب دنیوی حکومت ایسے گواہوں کی موجودگی میں ع ۳۰۲ کی سزا نہیں دیسکتی تو قدرت جسکی صفت ہی عدل ہو وہ کب مرزا غلام احمد صاحب کو ایسی سنگین سزا دیدیتی۔ پہلے نبوت کو دونو فریق تسلیم کرتے پھر کوئی عذر سنا جاتا اور یاد رکھو کہ یہ بھی معجزہ محمدؐ ہے کہ آجتک کسی مدعی نبوت

کی نبوت میں امت کو اختلاف نہیں ہؤا لیکن یہاں نبوت ہی مشکوک ہے
انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیانی۔ اس صدی کا مجدد پھر کون ہے پیش کرو اور لاکھ روپیہ انعام سیٹھ عبداللہ ہارون سکندر آبادی کا حاصل کرو ؟

مسلم۔ خدا آپ کو ہدایت دے پہلے کسی بات کو ثابت کرو اور پھر اعلان انعام کرو۔ حدیث مجدد قطعاً غلط ہے جیسا کہ اخبار زمیندار میں بھی واضح کیا گیا ہے کیونکہ اس کے خلاف مسلمہ حدیث موجود ہے کہ جسکو حدیث اثنا عشر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میرے بعد ۱۲ خلیفہ ہونگے جو قریش سے ہونگے۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ مجدد کی حدیث تب قابل تسلیم تھی۔ جب آپ ایک فہرست پیش کرتے کہ ہر صدی کا مجدد کون تھا۔ اور اسکا دعوے بھی موجود ہوتا۔ لیجئے نقد ۵ ہزار روپیہ بنک میں پہلے جمع کرتا ہوں آپ ۱۳ صدیوں کے مجددین کا دعوے ان کی زبانی پیش کیجیے کہ انہوں نے کہا ہو کہ وہ اس صدی کے مجدد تھے۔ اور قیامت یہ ہے کہ ہر صدی کے سرے پر کوئی مجدد نہیں ہؤا بلکہ ایک مصنوعی فہرست جو پیش کی جاتی ہے تو ایک صدی میں ۲ مجدد بھی دکھائی دیتے ہیں۔ جو کبھی نصف صدی میں موجود ہے تو صدی کے اختتام پر اور پھر اتنا نہیں سوچتے کہ اگر بقول آپکے نبوت جاری تھی اور یہ رحمت کا نشان تھا تو جس امت میں نبوت جاری ہو اس میں مجددیت کی کیا ضرورت۔ کیا نبی مجدد کا کام نہیں دیسکتا جسطرح ڈاکٹر انجینئر نہیں ہوسکتا کچھ سوچ سمجھ کر بات کیجئے۔ یا یہ

تسلیم کرو کہ صرف مجدد آئینگے کیونکہ اب نبوت ختم ہے۔ یا پھر یہ کہو کہ نبوت جب جاری ہے تو مجددیت والی بات غلط ہے اور پھر ایک اور بات بھی آپ سناتے ہیں کہ جس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا وہ جہالت کی موت مرا۔ اب بتایئے کہ آج سے ۱۲۰۰ سال قبل کے عرصہ میں یہ امام نبی ہو سکتا تھا یا مجدد یا خلیفہ۔ جب قرآن مجید میں بھی وعدہ موجود ہے کہ عمل صالح کرنیوالے خلیفہ بنینگے نہ کہ نبی یا مجدد تو جن لوگوں نے اس آیت کے ماتحت خلیفہ ہونیکا اعلان کیا کیا وہ مجدد والی حدیث بھول چکے تھے۔ اور کیا قدرت کو بھی اپنے محاورات میں ابہام کی ضرورت تھی کہ کبھی کہہ دیا کہ نبوت جاری ہے کبھی کہہ دیا کہ خلافت جاری ہے اور اس امت میں بھی ایسے ہی خلیفہ ہونگے جیسے کہ پہلے بنی اسرائیل میں ہوئے۔ کیا اب بنی اسمعیل کے خلفاء تمام انبیائے بنی اسرائیل تھے اور ان کی طرح بذریعہ نص ہوئے کیونکہ نبوت بذریعہ اجماع تو ایک محالات عقلی کی بات ہے جسپر کوئی فرقہ اسلامی ایمان نہیں لا سکتا۔ اور مجدد بھی بذریعہ اجماع نہیں ہو سکتے جیسا کہ خلیفہ کیلئے اکثر دیکھا گیا۔ پس کسی ایک بات پر یقین رکھئے کہ قرآن مجید اور احادیث کی اصطلاح میں صرف خلیفہ ہو سکتا ہے نہ کہ نبی یا پھر اپنی جدید شریعت پیش کیجئے کہ خلیفہ کے معنی مجدد بنایئے اور مجدد کو نبی بنا دیجئے گو دنیا کی کوئی لغت اور محاورہ اسکی اجازت نہ دے۔ کیونکہ تاویل تو ہر ایک چیز کی ہو سکتی ہے کہ دمشق سے مراد قادیان۔ آخرت سے مراد آخری وحی یعنی حقیقۃ الوحی اور احمد سے مراد غلام احمد اور ختم سے مراد جاری

کرنا اور متوفی سے مراد موت۔ گویا رنگین چیز کا نام نارنگی جب دنیا میں مشہور ہے اور آنکھوں سے اندھی نام نور بھری پنجابی ضرب المثل ہے تو پھر دنیا میں تاویل کے رنگ میں کون سی بات ناممکن ہے لیکن سنجیدہ طبقہ اس طریقہ سے **الفاظ** کو اپنی حقیقت سے علیحدہ نہیں ہونے دیگا۔ اور لغوی اصطلاحی معنوں کو دیکھکر جو متفق علیہ مفہوم اہل لغت اور اہل علم و کلام کے نزدیک ہوگا اسی پر ایمان لائیگا۔ صرف یہ کہ دینا کہ فلاں حدیث فلاں کتاب میں ہے اب اس کو صحیح نہیں کر سکتی۔ جب کہ آپ کے مسلمات کے نزدیک بھی احادیث کے لئے معیار مقرر ہیں اور آپ نے سینکڑوں صحاح ستہ کی احادیث کو ترک کر کے خبر احاد کو صحیح سمجھ لیا ہے۔ جو حدیث پیش کرو پہلے اسکی سند اپنے قول کے مطابق صحیحین (مسلم و بخاری) سے پیش کرو اور اسکی تائید کتب اربعہ شیعہ (کافی۔ استبصار۔ من لایحضر فقیہ وغیرہ) سے پیش کرو اور پھر دیکھینگے کہ قرآن مجید کی محکم آیات کے خلاف تو نہیں ہے پھر قابل قبول ہوگی۔ آپ اس اصول پر اگر حدیث مجدد کو صحیح ثابت کر دیں تو اللہ اور اس کے رسول کو گواہ کرتا ہوں کہ سب سے پہلے آپ کی تحریک کا ساتھ نیاز مند دیگا۔ ورنہ خوف خدا کرو اور مرنے سے پہلے اعتقادات کا جائزہ لو۔ انشاء اللہ زندگی رہی تو یار زندہ صحبت باقی ۔ والسلام

ملنے کا پتہ:۔ **خواجہ بک ایجنسی لاہور**

فہرست کتب

خواجہ بک ایجنسی لاہور!

تنبیہ الناصبین!
تنبیہ الحائرین
مصنفہ
مرحوم مولانا محمد حسن صاحب
سید تقی بطیری
المعروف علیہ الرحمہ
مجلد ولایتی دو روپے عا

ثبوت خلافت
حصہ اول
نور میں مسلم و اضافہ
مصنفہ
حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر
کربلائی
مجلد ولایتی عہ

نوٹ: چونکہ محصول ڈاک ہر چھوٹی سے چھوٹی کتاب پر ۵ خرچ آتا ہے اس لئے ایک روپیہ سے کم آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تنبیہ الناصبین	عمر	مذہب شیعہ	عا	**نوحہ جات ماتم داران**	
نماز جعفریہ	۵ر	احکام الرسول	۵ر	سرشک غم	۱ر
ثبوت خلافت حصہ اول	۶ر	المصطفٰی	۴ر	نوحہ افسر	۱ر
نماز یومیہ	۱ر	قاطع البرہان (فارسی)	۲ر	غنچہ ماتم	۱ر
الغریب	۲ر	تحفہ حیدریہ نظم پنجابی	۲ر	نوحہ اختر	۱ر
الطلسان	۲ر	تازیانہ عبرت (ناول)	۴ر	گلستان مصطفٰے	۱ر
حقیقت پردہ	۳ر	کلیات گوشہ نشین (نظم)	۲ر	وثیقہ نجات	۱ر
اعمال عاشورا	۸ر	ثبوت خلافت حصہ دوم	۱ر	تشنگان کربلا	۱ر
خلافت قرآنی	۴ر	محصول ڈاک بذمہ خریدار		بوستان مرتضٰے	۱ر

مذہب شیعہ
مصنفہ
حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر
کربلائی
مولوی استاد منشی
مجلد ولایتی عہ

کلید مناظرہ
جس میں اہل خلاف کی کتب سے صفحہ و سطر کیساتھ
حوالجات درج ہیں۔ زمانہ حاضرہ کے جملہ اعتراضات
کا دندان شکن جواب ہے۔ نسب تاریخ سیرۃ
فضائل۔ مناقب مطاعن مناظرہ کی کان ہے
قیمت غیر مجلد مجلد ولایتی ہے

مظلومیت و داستان
سیرت حضرت امام حسین علیہ السلام
مصنفہ
پیرزادہ حبیب اللہ صاحب
مجلد ولایتی عصہ

کتابیں ملنے کا پتہ: کربلائی شیخ غلام علی شہید مینیجر خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور

شائقین کتب مناظرہ توجہ فرمائیں

شب و روز کے چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں جہاں اور سینکڑوں اشغال رہتے ہیں وہاں کم از کم صرف ایک دو گھنٹہ روزانہ
تلاوت قرآن حکیم تفسیر و تنزیل اور احادیث صحیحہ (جن میں فضائل و مناقب آئمہ علیہم السلام اور مسائل اہلبیت
سلام اللہ علیہ منقول ہوں) کے لئے بھی ضرور وقف ہونے چاہئیں۔ ہمارا کتب خانہ جو بفضلہ تعالیٰ سنہ ۱۹۲۰ء
سے پنجاب و ہندوستان میں اپنی دیانت داری کیوجہ سے ایک خاص
شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اسکے اہتمام میں چند خاص کتب دینیہ طبع کرائی
ہیں جنکے نام ہم دلچسپی رکھنے والے احباب کی آگاہی کیلئے ذیل میں درج کرتے
ہیں۔ طالبان حق انہیں ضرور طلب فرمائیں مفصل حالات کیواسطے فہرست طلب کریں

کلید مناظرہ
مجلد
تین روپے

ثبوت خلافت
حصہ دوم
مجلد
دو روپے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کلید مناظرہ	للعہ	موعظہ مباہلہ	۵ر	القتیل	۲ر	صدائے مظلوم نوحہ جات	۱ر
ثبوت خلافت	لعہ	موعظہ تحریف قرآن	۵ر	المقتول	۲ر	غم حسین نوحہ جات	۱ر
کلید علمیات	للعہ	مسیح موعود	۲ر	منہج المعاد	۶ر	یادگار قتیل نوحہ جات	۱ر
آئینہ مرزائیت	۵ر	مہدی موعود	۲ر	اللوا	۱ر	فتاوی حائری حصہ دوم	۴ر
صدائے درا نظم	۹ر	دلیل المتعہ	۴ر	المؤید	۱ر	" " سوم	۴ر
آواز درا نظم	۱۰ر	نماز نفلیہ	۴ر	البرہان	۱ر	" " چہارم	۴ر
موعظہ حسنہ الملقب بہ	۹ر	فتاوی حائری حصہ اول	۴ر	الہدی	۱ر	" " پنجم	۵ر
الہما حقیقت بار دوم		النظر	۲ر	رد الخوارج بجواب	۱۲ر	" ششم	۵ر
موعظہ غدیر بار دوم	۵ر	الذبیح	۲ر	رد شیعہ		" ہفتم ہشتم	۵ر
موعظہ تقیہ	۵ر	المذبوح	۲ر	سنی مذہب کے ڈھول کا پول	۱ر	مظلومیت کی داستان	عہ

ملنے کا پتہ:- کربلائی شیخ غلام علی شہید منیجر خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور